69

REGD No. L-5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۱۷

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ /

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۱ شہادة ۱۳۳۶ھ ش | ۲۱ اپریل ۱۹۵۷ء | نمبر ۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

کل حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

مخلوط انتخاب کے بل پر قومی اسمبلی آج غور کر رہی ہے

"بل کا مقصد سارے ملک میں ایک ہی طریق انتخاب نافذ کر کے موجودہ تضاد کو ختم کرنا ہے"

کراچی ۲۰ اپریل۔ وزیر قانون سردار امیر اعظم خان آج قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کر رہے ہیں۔ یہ بل ملک کے دونوں حصوں میں مخلوط طریق انتخاب رائج کرنے کے بارے میں ہے اور یہ ۱۹۵۵ء کے انتخابات کے قانون میں ترمیم کی غرض سے پیش کیا جا رہا ہے۔ آج سب سے پہلے اسی بل پر بحث ہو گی۔

سابقہ ایجنڈے کے مطابق آج مغربی پاکستان کا بجٹ اور اس کی منظوری کا معاملہ زیر بحث آنا تھا۔ لیکن طریق انتخاب کے ترمیمی بل کو ہنگامی قانون سازی کے طور پر ترجیح دی جا رہی ہے۔

کل رات گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا۔ کہ سارے ملک میں مخلوط انتخاب نافذ کرنے کی غرض سے قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جائیگا چنانچہ انتخابی قانون مجریہ ۱۹۵۶ء میں دفعہ ۳۱ کی بجائے یہ دفعہ شامل کی جائے گی۔

" قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات مخلوط انتخابات کے اصول پر ہوں گے " گزٹ کے مطابق اس بل کا مقصد ان پیچیدگیوں کو ختم کرنا ہے۔ جو جداگانہ طریق انتخاب قرار دینے پر انتخابی حلقہ بندیوں کے سلسلہ میں پیش آ گئی ہیں۔ اس بل کے ذریعہ سارے ملک میں طریق انتخاب کا ایک ہی اصول نافذ ہو جائے گا۔ اور اور تضاد ختم ہو جائے گا۔

صدر آل پاکستان مسلم لیگ سردار عبدالرب نشتر نے کہا ہے کہ مخلوط طریقہ انتخاب پاکستان کے نظریہ کے خلاف ہے انہوں نے پاکستان کے سب شہریوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ہر کہیں احتجاج کر کے حکومت پر واضح کر دیں کہ پاکستان کے نظریہ کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی ؛

روس اور ایران کی سرحدیں واضح طور پر متعین ہو گئی ہیں

اب اس بارے میں کوئی غلط فہمی یا جھگڑا پیدا نہیں ہو گا

تہران ۲۰ اپریل۔ روس کے نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اب ایران اور روس کی سرحدیں واضح طور پر قائم کر دی گئی ہیں اور امید ہے کہ اب اس بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان کوئی غلط فہمی اور جھگڑا پیدا نہیں ہو گا۔ روس کے نائب وزیر خارجہ نے جو آجکل تہران میں ہیں۔ کل شاہ ایران سے ملاقات کے بعد یہ بات کہی۔ ملاقات کے دوران نائب وزیر خارجہ نے شاہ ایران کو دھات کا بنا ہوا ایک صندوقچہ پیش کیا۔ جس میں دونوں ملکوں کی درمیانی سرحدوں کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ اور دونوں ملکوں کے خاص خاص ہتھیار سجے ہوئے تھے۔ یاد رہے پچھلے ہفتہ روس اور ایران میں ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کی رو سے سو سالہ سرحدی جھگڑا طے ہو گیا ہے۔ روسی وزیر خارجہ نے اخبار نویسوں کو یہ بھی بتایا کہ شاہ ایران نے مجھے یہ یقین دلایا ہے۔ کہ ایران کی حکومت بیرونی طاقتوں کو اپنی زمین پر اڈے قائم کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔

سوا لاکھ کا سونا پکڑا گیا

کراچی ۲۰ اپریل۔ پاکستان کسٹمز کے حکام نے کل رات ہوائی اڈے پر ڈھاکہ جانے والے ایک مسافر عبدالحکیم کو گرفتار کر کے اس کے قبضہ سے تقریباً سوا لاکھ روپے کی مالیت کا ایک ہزار تولہ سونا برآمد کیا ہے۔ عبدالحکیم گوجرانوالہ کا ایک زمیندار ہے۔ کسٹم کے حکام نے کل شہر کے ایک علاقہ میں چھاپہ مار کر سمگل کیا ہوا غیر ملکی کپڑا بھی برآمد کیا۔ اس سلسلے میں چار افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مسٹر ہالڈریتھ کو ڈاکٹر آف لاز کی ڈگری

پشاور ۲۰ اپریل۔ پشاور یونیورسٹی کے ایک خاص جلسہ تقسیم اسناد میں وائس چانسلر ڈاکٹر رضی الدین صدیقی نے امریکہ کے سبکدوش ہونے والے سفیر مسٹر ہولڈریتھ کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری پیش کی۔ اس تقریب میں ممتاز ماہرین تعلیم یونیورسٹی کے فیلوز اور اعلیٰ حکام نے شرکت کی ؛

روسی لیڈروں پر مارشل ٹیٹو کی نکتہ چینی

بلغراد ۲۰ اپریل۔ صدر یوگوسلاویہ مارشل ٹیٹو نے کہا ہے۔ کہ دوسرے ملکوں کے بارے میں حکومت روس کی پالیسیوں میں اب بھی سٹالن کے رجحانات کارفرما ہیں۔ اور روسی لیڈر اب تک پرانے نظریات کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن انہیں جلد ہی اس بات کا احساس ہو جائے گا کہ یوگوسلاویہ نے اپنی پالیسی اور رویہ میں تبدیلی نہ کر کے صحیح اقدام کیا ہے

کابل میں ہوائی اڈے کے لئے روسی امداد

کابل ۲۰ اپریل۔ ایک اطلاع کے مطابق روس نے کابل میں ایک ہوائی اڈے کی تعمیر کے لئے ضروری سامان اور مالی امداد دینا منظور کیا ہے۔

فرانسیسی بنک مصر کی ملکیت میں

قاہرہ ۲۰ اپریل۔ مصر نے تمام فرانسیسی بنکوں اور بیمہ کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لینے کا جو اعلان گزشتہ دنوں کیا تھا۔ آج اسے عملی جامہ پہنا دیا گیا۔ اور ان بنکوں اور کمپنیوں کو مصری اداروں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

وزیر اعظم جاپان پاکستان آئینگے

ٹوکیو ۲۰ اپریل۔ جاپانی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ وزیر اعظم جاپان آئندہ جون میں ایشیا کے ڈیمیوکریٹک پاکستان کا دورہ کریں گے ؛

سپین کو روس کا انتباہ

ماسکو ۲۰ اپریل۔ روس نے سپین کو خبردار کیا ہے کہ معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) میں اس کی شرکت کا مطلب یہ ہو گا کہ ایک دن موسکو ایٹمی ہتھیاروں سے جوابی حملہ کر دے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ اصدق الصادقین ہے، وہ ہمیشہ سچوں کا ساتھ دیتا ہے

جب کسی فرد یا قوم کے خلاف متواتر جھوٹ بولا جائے تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت اسے پہلے سے بھی زیادہ حاصل ہو جاتی ہے

رمضان کے ایام میں خاص طور پر دعائیں کرو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی حفاظت ہمیشہ حاصل رہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
— ۱۲ اپریل ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ —

(یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج صیغہ زود نویسی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ

کمزور ایمان لوگوں کے متعلق

فرماتا ہے کہ
یحسبون کل صیحۃ علیھم
(سورۂ منافقون ع ۱)

ہر مصیبت کی آواز جو انہیں سنائی دیتی ہے۔ اس کے متعلق وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ مصیبت ان کے خلاف پڑیگی۔ اور انہیں تباہ کر دے گی۔ اس کے مقابلہ میں ایک مومن کے سامنے جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ غیر کے اوپر پڑے گی۔ مجھ پر نہیں پڑے گی۔ میرے ساتھ تو میرا خدا ہے اور جب میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ تو مجھے کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ اور یہ مصیبت میرے اوپر کیوں پڑے گی۔ اگر کوئی ماں ڈنڈا لے کر باہر نکلے۔ تو ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو کیوں ماریگی وہ تو ان کے دشمنوں کو ہی مارے گی۔ بچے اگر روتے ہیں تو وہ بے وقوفی سے روتے ہیں۔ ورنہ انہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ اگر ہماری ماں ہے۔ اور ڈنڈا لے کر آئی ہے۔ تو ہمارے دشمنوں کے لئے لیکر آئی ہے ہمارے لئے نہیں۔

میں دیکھتا ہوں

کہ کچھ دنوں سے ایسے کمزور ایمان لوگ اول تو اپنی عادت مستمرہ کے مطابق ہمارے خلاف جھوٹ بناتے ہیں۔ اور پھر آپ ہی یہ نتیجہ بھی نکال لیتے ہیں کہ اگر کوئی ناپسندیدہ بات ہوئی ہے۔ تو اس سے ڈر بھی ہونا چاہیئے۔ چنانچہ پھر وہ ڈر اور خوف بھی ہماری طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ مثلاً پچھلے دنوں ایک اخبار نے لکھا کہ ربوہ کے خزانہ پر پولیس نے چھاپہ مارا ہے جس سے وہاں کے ذمہ دار قادیانیوں میں کافی تشویش پائی جاتی ہے۔ اور ہر فرد گھبرایا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اب تم سارے جانتے ہو کہ یہ اس نے صریح جھوٹ بولا ہے۔ نہ یہاں کوئی چھاپہ مارا گیا ہے۔ اور نہ کوئی ڈر رہا ہے۔ تم آرام سے آتے ہو۔ روزانہ درس سنتے ہو۔ اور اطمینان سے واپس چلے جاتے ہو۔ مگر وہ لکھتا ہے کہ ربوہ کے لوگوں میں بڑی تشویش پھیلی ہوئی ہے۔ اور پھر لکھتا ہے کہ ان کا خلیفہ اسی پریشانی کی وجہ سے جابہ اور ربوہ کے درمیان چکر کاٹ کر دل بہلا رہا ہے۔ اب بتاؤ میں جابہ میں ہوں یا تمہارے اندر کھڑا ہوں۔ غرض وہ اپنی بات کو پکا کرنے کے لئے اپنے دل کا ڈر ہماری طرف منسوب کر رہے ہیں۔ حالانکہ اول تو

یہ جھوٹ ہے

کہ خزانہ پر کوئی چھاپہ مارا گیا ہے۔ لیکن فرض کرو مارا گیا ہو۔ تو جب ہم نے کوئی قانون شکنی ہی نہیں کی۔ تو ہمیں ڈر کس بات کا ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی ناجائز طور پر چھاپہ مارنے والا ہے۔ تو وہ گورنمنٹ کے ہاتھوں خود پکڑا جائے گا۔ ہمیں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ڈر تو کمزور مومنوں اور یا پھر بے ایمان لوگوں کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

جنگِ احد

میں تشریف لے گئے۔ تو ایک موقعہ پر مسلمانوں کی بعض غلطیوں کی وجہ سے دشمن کو اس طرح ضرب لگانے کا موقعہ مل گیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم زخمی ہو کر ان صحابہ کی لاشوں پر جا گرے۔ جو آپ کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ اور پھر کچھ اور لاشیں آپ کے اوپر بھی آ گریں۔ صحابہ نے اس وقت گھبراہٹ میں یہ سمجھا کہ شاید آپ بھی شہید ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہ خبر فوراً مشہور ہو گئی۔ جب یہ خبر اپنوں اور بیگانوں میں پھیلی تو ابوسفیان نے بڑی خوشی منائی۔ کہ چلو ہمارا ایک ہی دشمن تھا جو مارا گیا ہے۔ اور اس نے ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ کہاں ہے محمدؐ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہم نے ان کو مار ڈالا ہے۔ اس وقت تک صحابہ کوشش کرکے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی سے خود کا کیل نکال چکے تھے۔ اور آپ کو ہوش آ چکی تھی۔ اور انہیں یقین ہو چکا تھا کہ آپ زندہ ہیں۔ اور وہ ابوسفیان کی بات کا جواب دے سکتے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چپ رہو۔ آپ نے خیال فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ دشمن پھر حملہ کر دے۔ جب اسے کوئی جواب نہ ملا۔ تو کہنے لگا کہاں ہے ابوبکرؓ۔ حضرت ابوبکرؓ کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ خاموش رہو۔ چنانچہ آپ بھی خاموش رہے۔ پھر ابوسفیان اپنے اس جوش میں کہنے لگا کہاں ہے عمرؓ۔ حضرت عمرؓ بڑے جوشیلے تھے۔ وہ جھٹ کہنے لگے کہ میں تمہارا سر توڑنے کے لئے یہاں موجود ہوں۔ لیکن

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا عمرؓ خاموش رہو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں خاموش رہے۔ اس پر ابوسفیان نے بلند آواز سے کہا لنا عزّٰی ولا عزّٰی لکم اے مسلمانو دیکھو عزیٰ بت ہمارے پاس ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ اب تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا اب کیوں نہیں بولتے۔ چونکہ آپ صحابہ کو بار بار حکم دے چکے تھے کہ اس وقت ہم کمزور اور زخمی ہیں۔ اس لئے خاموش رہو۔ تا ایسا نہ ہو کہ کفار مسلمانوں پر دوبارہ حملہ کر دیں۔ اس لئے وہ اس بات پر بھی خاموش رہے۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب بولتے کیوں نہیں تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیں۔ آپ نے فرمایا تم کہو

لنا مولیٰ ولا مولیٰ لکم

ابوسفیان نے کہا ہمارے پاس عزیٰ بت ہے مگر تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ تم کہو ہمارے ساتھ ہمارا خدا ہے۔ مگر تمہارے ساتھ کوئی خدا نہیں۔ غرض مومن کسی حالت میں بھی نہیں گھبراتا۔ اور وہ ہر حالت میں اپنے خدا پر بھروسہ رکھتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ جنگ احد میں بظاہر مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی اور کفار کو فتح ہوئی تھی۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا آیا مسلمان گھبرائے یا کفار گھبرائے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مکہ والے ایسے گھبرائے کہ ابوسفیان اپنا سارا لشکر لے کر مکہ جا پہنچا۔ ادھر مسلمان جو زخمی ہوئے تھے۔ اور ایک موقعہ پر انہیں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہوئی کہ چونکہ احد مدینہ کے قریب تھا (احد اور مدینہ کے درمیان قریباً ۸ میل کا فاصلہ تھا) اس لئے جب یہ خبر

مدینہ والوں کو پہنچی

تو مدینہ کی عورتیں اور بچے میدانِ جنگ کی طرف بھاگے۔ گویا کفار کا جرنیل ابوسفیان جو مرد تھا۔ وہ تو ڈر کر اپنے لشکر سمیت مکہ کی طرف۔ جو تین سو میل کے فاصلہ پر تھا۔ بھاگ گیا۔ لیکن مسلمان عورتیں اور بچے میدانِ جنگ کی طرف دوڑ پڑے یہ پتہ لینے کے لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ تو دیکھو

کتنا بڑا فرق ہے

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کی شکست کی خبر سن کر مدینہ کا شہر خالی ہو جاتا۔ اور لوگ وہاں سے بھاگ جاتے۔ لیکن بھاگا ابوسفیان۔ وہ اپنے لشکر کو لیکر مکہ جا پہنچا۔ اور بھاگا بھی اس ڈر کے مارے۔ کہ کہیں مسلمان اسے مار نہ دیں۔ اور اس کے مقابلہ پر مسلمان عورتیں دلیری سے اپنے بچوں کو لے کر میدان جنگ میں جا پہنچیں۔ غرض مسلمانوں کے حوصلے دیکھو۔ اور کفار کی بزدلی دیکھو۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ جو مسلمان نہیں تھے وہ تو یہ سمجھتے تھے۔ کہ اس کا بُرا نتیجہ ہمارے لئے ہی نکلتا ہے۔ لیکن مسلمان یہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ جو بظاہر شکست ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ ہمارے لئے اچھا ہی نکلے گا۔ چنانچہ ان کی عورتیں اپنے بچوں کو ساتھ لیکر میدانِ جنگ میں پہنچ گئیں۔

تاریخ میں آتا ہے

کہ ایک عورت جب دوڑتی ہوئی میدانِ جنگ کی طرف آرہی تھی۔ تو رستہ میں اسے ایک آدمی ملا۔ جو اس کا واقف تھا۔ اس عورت نے اس سے دریافت کیا کہ بتاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے۔ اس عورت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے کی خبر نہیں پہنچی تھی۔ لیکن وہ صحابیؓ میدانِ جنگ سے آرہے تھے۔ اور انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ ہونے کا یقین تھا۔ اس لئے انہوں نے بجائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی بات کہنے کے اس عورت سے کہا۔ کہ بی بی مجھے بہت افسوس ہے۔ کہ تیرا باپ اور تیرا خاوند اور تیرا بھائی تینوں اس جنگ میں شہید ہو گئے ہیں۔ اس پر وہ کہنے لگی۔ میں نے کب تجھ سے اپنے باپ کے متعلق پوچھا تھا۔ یا میں نے کب تجھ سے اپنے بھائی کے متعلق سوال کیا تھا۔ یا میں نے کب تجھ سے اپنے خاوند کے متعلق دریافت کیا تھا۔ میں نے تو تجھ سے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ مگر اس صحابیؓ نے پھر وہی جواب دیا۔ آخر اس عورت نے کہا کہ تجھے خدا تعالیٰ کی قسم۔ تو کوئی اور بات نہ کر تو میری اس بات کا جواب دے۔ کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے

اس نے کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ یہ جواب سن کر اس عورت نے کہا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیریت سے ہیں۔ تو باقی سب مصیبتیں اس خوشی کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہیں۔ پھر وہ کہنے لگی۔ بھائی مجھے یہ تو بتاؤ۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہاں۔ آپؐ لشکر سے ذرا ایک طرف ہٹ کر کھڑے تھے۔ اس صحابیؓ نے اس طرف اشارہ کرکے کہا۔ آپ ادھر کھڑے ہیں۔ اس پر وہ عورت دوڑتی ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی۔ اور محبت کے جوش میں آپ کے پاؤں میں گر گئی۔ اور آپ کا دامن پکڑ کر اپنی آنکھوں سے لگا کر کہنے لگی۔ کہ یا رسول اللہؐ آپ بھی کیا کرتے ہیں۔ یہ فقرہ تو تھا مہمل اور بے معنی۔ لیکن عورتیں غم کے موقع پر اس قسم کے فقرے بول لیا کرتی ہیں۔ اس سے

اس کا مطلب یہ تھا

کہ آپ کی وفات کی خبر جو مشہور ہوئی ہے۔ یہ گویا آپ نے ہی مشہور کرائی تھی۔ حالانکہ یہ حادثہ اتفاقی طور پر پیش آیا تھا۔ لیکن وہ اپنے غم میں سب کچھ بھول گئی۔ اور کہنے لگی۔ یا رسول اللہ آپ بھی کیا کرتے ہیں۔ اب دیکھو خطرہ کی خبر سن کر مسلمانوں کا دل کتنا بڑھ گیا۔ لیکن جو لوگ مومن نہیں تھے۔ ان کا دل اتنا گھٹا۔ کہ فتح پانے کے بعد بھی مکہ پہنچ گئے۔ یہی کیفیت ان لوگوں کی ہے۔ ان کے قول کے مطابق "چھاپہ" تو ربوہ پر مارا گیا ہے۔ اور گھبرا یہ رہے ہیں۔ اور پھر اس گھبراہٹ کو ربوہ والوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ روزانہ اطمینان سے درس سنتے ہیں۔ اور اب ہزاروں کی تعداد میں جمعہ میں بھی بیٹھے ہیں۔ مگر آپ لوگوں کو تو ربوہ میں رہنے کے باوجود اس خبر کا علم تک نہیں۔ اور ان لوگوں کو لاہور میں اس بات کا علم ہو گیا۔ کہ ربوہ والے گھبرا رہے ہیں۔ اور میں یہاں مسجد میں خطبہ دے رہا ہوں۔ اور وہ خبر شائع کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کا خلیفہ پریشانی کی وجہ سے جابہ اور ربوہ کے درمیان چکر کاٹ کر دل بہلا رہا ہے۔ حالانکہ

حالت یہ ہے

کہ میں طبیعت کی خرابی کے باوجود آج کل قرآن کریم کے ترجمہ کی اصلاح کر رہا ہوں۔ پھر دوسرے کاموں کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت بھی کرنی پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے کوفت ہوتی ہے۔ اور اس کا تقاضا ہے۔ کہ میں کسی جگہ جا کر چند دن آرام کروں لیکن میں آرام نہیں کرتا۔ تاکہ رمضان کے دنوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ مگر اس اخبار کا معتبر راوی ربوہ سے لکھتا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب بھاگ کر جابہ چلے گئے ہیں۔ تم جو یہاں بیٹھے ہو۔ معتبر راوی نہیں۔ لیکن اس اخبار کا نامہ نگار معتبر راوی ہے۔ ان کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے۔ جو کسی عدالت میں چپڑاسی تھا۔ ایک دن وہ مجسٹریٹ کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا۔ حضور مجھے دس دن کی رخصت عطا کی جائے۔ مجسٹریٹ کہنے لگا۔ آج کل کام کے دن ہیں کچھ دن ٹھہر جاؤ۔ پھر چھٹی مل جائے گی۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ حضور مجھے کئی سال چھٹی مانگتے ہو گئے۔ لیکن مجھے چھٹی نہیں ملی۔ جب بھی چھٹی مانگتا ہوں۔ یہی جواب دیا جاتا ہے کہ

آج کل کام کے دن ہیں

چند دن ٹھہر جاؤ۔ لیکن میں اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔ مجسٹریٹ نے کہا۔ کیوں۔ میں بھی تو یہاں کام کر رہا ہوں۔ اگر تم چند دن کام کر لو۔ تو کیا حرج ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ بات یہ ہے۔ کہ میری بیوی بیوہ ہو گئی ہے۔ اور میرے بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ آپ مجھے چھٹی کیوں نہیں دیتے۔ ایسی نوکری کو میں نے کیا کرنا ہے۔ کہ بیوی بیوہ ہو جائے۔ اور بچے یتیم ہو جائیں۔ اور پھر بھی چھٹی نہ ملے مجسٹریٹ کہنے لگا۔ تیری عقل ماری گئی ہے۔ بیوی تو تب بیوہ ہوتی ہے۔ جب اس کا خاوند مر جائے۔ مگر تو تو یہاں زندہ موجود ہے۔ اور پھر بچے اس وقت یتیم ہوتے ہیں۔ جب ان کا باپ مر جائے۔ اور تو یہاں زندہ موجود ہے۔ اور خود اپنے مُنہ سے کہہ رہا ہے۔ کہ میرے بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ تو زندہ موجود ہو۔ اور پھر تیرے بچے بھی یتیم ہو جائیں۔ اور تیری بیوی بھی بیوہ ہو جائے۔ چپڑاسی کہنے لگا۔ میں اتنا بے وقوف تو نہیں ہوں۔ یہ بات میری سمجھ میں بھی آتی ہے۔ لیکن گھر سے ایک

معتبر نائی آیا ہے

اور اس نے بتایا ہے۔ کہ میری بیوی بیوہ ہو گئی ہے۔ اور میرے بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ربوہ سے بھی اس اخبار کا معتبر نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب بھاگ کر جابہ پہنچ گئے ہیں۔ اور ربوہ والے تشویش اور گھبراہٹ کی وجہ سے دوڑے پھر رہے ہیں۔ انہیں چھپنے کے لئے کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔ گویا ان کے پاس بھی معتبر نائی آ گیا ہے۔ وہ معتبر نائی تو محض روایتی تھا۔ مگر یہ سچ مچ کا معتبر نائی ہے، جس کی رپورٹ اخبار میں چھپی ہے۔ کہ ربوہ میں بڑی سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ ربوہ والے بھاگے پھر رہے ہیں۔ اور خلیفہ صاحب جابہ میں پہنچ گئے ہیں۔ یہ بالکل اسی معتبر نائی والا قصہ ہے۔ حالانکہ

مومن کا طریق

تو وہ ہوتا ہے۔ جو صحابہؓ نے جنگ احد کے موقعہ پر دکھایا۔ کہ بجائے گھبراہٹ کے ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا۔ اور عورتیں اور بچے دوڑتے ہوئے میدان جنگ میں پہنچ گئے۔

ایک اور صحابی حضرت انس بن نضرؓ کی نسبت آتا ہے۔ کہ جب مسلمانوں کو پہلے پہل جنگ احد میں فتح نصیب ہوئی۔ تو چونکہ انہوں نے رات سے کھانا نہیں کھایا تھا۔ وہ ذرا پیچھے کی طرف ہٹ گئے۔ ان کے پاس دس بارہ کھجوریں تھیں۔ انہوں نے خیال کیا۔ کہ وہ ایک طرف ہو کر کھجوریں کھا لیں۔ چنانچہ وہ ٹہلتے بھی جاتے تھے۔ اور کھجوریں بھی کھاتے جاتے تھے۔ وہ اس بات سے بے خبر تھے۔ کہ بعد میں دشمن نے مسلمانوں کی پشت پر سے حملہ کرکے ان کی فتح کو شکست میں تبدیل کر دیا ہے۔ لیکن حضرت عمرؓ ان لوگوں میں سے تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچا رہے تھے۔ اور آپؐ کے آگے کھڑے ہو کر لڑ رہے تھے۔ صرف بارہ آدمی تھے۔ جو اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ اور ان میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی شامل تھے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے گرے۔ اور آپؐ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی۔ اس صدمہ میں یہ خیال کرکے کہ شاید اس خبر کو سنکر مدینہ سے کچھ اور لوگ پہنچیں۔ اور ان کے ساتھ مل کر ہم آپ کا بدلہ لیں۔ حضرت عمرؓ میدانِ جنگ سے باہر آ گئے۔ اور ایک چٹان پر بیٹھ کر رونے لگ گئے۔ حضرت انس بن نضرؓ اس وقت ٹہلتے ٹہلتے

کھجوریں کھا رہے تھے۔ انہوں نے جب حضرت عمرؓ کو روتے دیکھا تو آگے بڑھ کر کہا۔ عمرؓ اسلام کو فتح ہوئی ہے اور تم رو رہے ہو۔ یہ رونے کا کون موقع ہے۔ یہ تو خوشی کا موقع ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے۔ انسؓ! شاید تمہیں پتہ نہیں۔ کہ بعد میں کیا ہوا۔ انسؓ نے کہا۔ مجھے تو معلوم نہیں۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ کہ دشمن نے پیچھے سے اچانک حملہ کر دیا۔ اور اس حملہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت انسؓ کے پاس اس وقت صرف ایک ہی کھجور تھی۔ جو منہ میں ڈالنے کے لئے تیار تھے۔ مگر انہوں نے جب یہ بات سنی۔ تو کہا عمرؓ اگر یہ واقعہ جو تم نے بیان کیا ہے۔ درست ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شہید ہو گئے ہیں تب بھی یہ رونے کا کونسا وقت ہے۔ جدھر ہمارا محبوب گیا ہے۔ ادھر ہی ہمیں بھی جانا چاہیئے۔ اگر ہمارا محبوب اس دنیا میں نہیں۔ تو ہم نے

اس دنیا میں رہ کر کیا کرنا ہے

ہمارا محبوب اگلے جہان چلا گیا ہے۔ تو ہم بھی وہیں جائیں گے۔ اس دنیا میں ہمارا کوئی کام نہیں۔ پھر انہوں نے اس کھجور کو جو ان کے ہاتھ میں تھی نیچے پھینکا۔ اور کہنے لگے میرے اور جنت کے درمیان سوائے تیرے اور کونسی روک ہے۔ اس کے بعد انہوں نے تلوار سونت لی۔ اور میدانِ جنگ میں چلے گئے۔ کفار کا لشکر پیچھے ہٹ چکا تھا۔ مگر ابھی میدانِ جنگ میں کھڑا تھا۔ تاکہ موقع دیکھ کر دوبارہ حملہ آور ہو سکے۔ انسؓ اس لشکر پر جا پڑے۔ وہ تین ہزار کا لشکر تھا۔ اور یہ اکیلے تھے۔ انہوں نے غصہ میں انسؓ پر اتنی ضربیں لگائیں۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے دوبارہ مسلمانوں کو فتح دی۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو جمع کر کے کہا۔ جاؤ اور انسؓ کو تلاش کرو۔ چنانچہ کچھ لوگ تلاش کے لئے گئے۔ لیکن انسؓ نہ ملے۔ انہوں نے واپس آ کر کہا۔ یا رسول اللہؐ انسؓ نہیں ملے۔ ان کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ پھر جاؤ اور تلاش کرو۔ چنانچہ وہ پھر گئے۔ اور انسؓ کو تمام میدانِ جنگ میں تلاش کیا۔ مگر پھر بھی وہ نہ ملے۔ وہ واپس آ گئے۔ اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ کہ یا رسول اللہؐ انسؓ کا کوئی پتہ نہیں لگا۔ آپؐ نے فرمایا۔

پھر جاؤ اور تلاش کرو۔ انسؓ کے جسم کے اس وقت ۷۰ ٹکڑے ہو چکے تھے۔ جو پہچانے نہیں جاتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ان کے کسی قریبی رشتہ دار کو ساتھ لے جاؤ۔ جو ان کی لاش کو پہچان سکے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں صحابہؓ انسؓ کی بہن کو ساتھ لے گئے۔ ایک جگہ ایک انگلی کٹی پڑی تھی۔ ان کی بہن نے اسے پہچان لیا۔ اور کہا۔ یہ میرے بھائی کی انگلی ہے۔ آپ کی کٹی ہوئی انگلیاں بکھری پڑی تھیں۔ ٹانگیں الگ پڑی تھیں۔ ہاتھ الگ پڑے تھے۔ اور دھڑ الگ کٹا پڑا تھا۔ آپ کی انگلی پر کوئی پرانا زخم تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کی بہن نے پہچان لیا۔ کہ یہ میرے بھائی کی انگلی ہے۔ غرض لاش کے ٹکڑوں کو جمع کر لیا گیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر دی گئی۔ کہ انسؓ کی لاش مل گئی ہے۔ تو مومن کو اول تو ایسے واقعات پیش نہیں آتے۔ لیکن اگر پیش آ جائیں۔ تو وہ خوش ہوتا ہے۔ گھبرا کر ادھر اُدھر بھاگا نہیں پھرتا۔ بلکہ مومن تو ایسے واقعات کو

اللہ تعالیٰ کی نعمت

سمجھتا ہے۔ اور اس انتظار میں رہتا ہے۔ کہ یہ نعمت آتی کب ہے۔ جنگ احد میں دیکھ لو دشمن نے اپنی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مار دیا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو بچا لیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دشمنوں نے کئی حملے کئے۔ آپ کے خلاف عدالت میں نالشیں کیں۔ اور آپ کو قتل کروانے کے منصوبے کئے۔ اور کئی آدمی قتل کرنے کے لئے بھیجے۔ مگر آپ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر دفعہ محفوظ رہے۔ میرے ساتھ بھی ایسے دس بارہ واقعات ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ ایک عیسائی مجھے قتل کرنے کے لئے آیا۔ بعد میں اس نے عدالت میں اقرار کیا۔ کہ میں مرزا صاحب کو قتل کرنے کے لئے گیا تھا۔ مگر آپ پیر و چی گئے ہوئے تھے۔ قادیان میں نہیں تھے۔ میں پیرو چی گیا۔ تا میں آپ کو قتل کر دوں۔ مگر وہاں جا کے میں نے دیکھا۔ کہ ان کے پاس کوئی مہمان آیا ہوا ہے۔ اور وہ ایک جگہ بیٹھا بندوق صاف کر رہا ہے۔ (وہ مہمان نہیں تھا۔ بلکہ میرے ایک کلرک یحییٰ خاں صاحب مرحوم تھے۔ اس وقت میرے دفتر میں جو عبد اللطیف خاں کلرک ہے۔ اور ننھا کہلاتا ہے۔ اس کے والد تھے)

میں اس نظارہ کو دیکھ کر

حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکا

اور واپس آ گیا۔ اور خیال کیا۔ کہ پھر کوئی موقعہ ملا۔ تو انہیں قتل کر دوں گا۔ لیکن جب میں واپس اپنے گاؤں گیا۔ تو مجھے اپنی بیوی کی بدکاری کی خبر ملی۔ جس پر غصہ میں میں نے اسے قتل کر دیا۔ اور پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔ تو اب دیکھو وہ شخص مجھے قتل کرنے کے لئے آیا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی۔ اور بچا لیا۔ اور عدالت نے جب اس سے دریافت کیا۔ تو کیوں مرزا صاحب کو قتل کرنے گیا تھا۔ تو اس نے کہا۔ میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی ایک تقریر سنی تھی۔ اس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے بزرگوں کی بڑی ہتک کرتے ہیں۔ اس پر مجھے جوش آ گیا۔ اور میں انہیں قتل کرنے کے لئے چلا گیا۔

پھر یہاں اسی مسجد میں ایک شخص نے چاقو سے مجھ پر دو دفعہ وار کیا۔ اور اب تک اس کے

چاقو کا ایک ٹکڑا

میرے جسم میں موجود ہے۔ ولایت میں ڈاکٹروں نے جو میرا ایکسرے لیا تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھے اس حملہ میں بھی محفوظ رکھا۔ یہاں جو ڈاکٹر علاج کے لئے آئے۔ تو انہوں نے کہا تھا۔ کہ چاقو کا کوئی حصہ جسم میں نہیں رہا۔ مگر جرمنی کے ایک ڈاکٹر سے میں نے اس بات کا ذکر کیا۔ تو اس نے کہا۔ یہ درست نہیں۔ چاقو کا سرا اب تک آپ کی کمر میں موجود ہے۔ میں نے کہا۔ کیا آپ یہ بات لکھ کر دے سکتے ہیں۔ اس نے کہا۔ مجھے لکھ کر دینے کی کیا ضرورت ہے۔ میں ایکسرے آپ کو دے دوں گا۔ آپ اسے شائع کر دیں۔ پھر حقیقت خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔

اسی طرح

قادیان میں

ہمارے گھر کی دیوار پر ایک شخص چڑھتا ہوا پکڑا گیا۔ جو مجھ پر حملہ کرنے کی نیت سے آیا تھا۔ دیوار ٹوٹی ہوئی تھی۔ اور وہ اس پر چڑھ رہا تھا۔ کہ پکڑا گیا۔ اور بعد میں اس نے اقرار کر لیا۔ کہ اسے بہکا کر بھیجا گیا تھا۔

اسی طرح ایک دفعہ

دار الانوار کی کوٹھی

میں میرے ایک بچے نے مجھے کہا۔ کہ باہر ایک آدمی آپ کو ملنا چاہتا ہے۔ جب میں اس سے ملنے کے لئے باہر گیا۔ تو عبد الاحد صاحب پٹھان جو اس وقت قادیان میں درویش ہیں۔ وہاں موجود تھے وہ پہرہ پر مقرر نہیں تھے۔ پہرہ پر خانمیر صاحب ہوا کرتے تھے۔ مگر وہ کہیں گئے ہوئے تھے۔ بہرحال عبد الاحد خان صاحب وہاں موجود تھے۔ جب وہ آدمی میری طرف بڑھا۔ تو انہوں نے جھپٹ کر اسے پکڑ لیا۔ اور کہا کہ یہ شخص قتل کی نیت سے آیا ہے۔ چنانچہ اس کی تلاشی لی گئی۔ تو اس کی سلوار میں سے چھرا نکلا۔ میں نے کہا خان صاحب آپ کو کیسے پتہ لگ گیا۔ کہ اس کی سلوار میں چھرا ہے۔ وہ کہنے لگے ہم پٹھان لوگ عام طور پر اپنی سلوار میں ہی چھرا رکھا کرتے ہیں۔ اور جب وہ ہماری ٹانگ کو چبھتا ہے۔ تو ہم اپنی ٹانگ کو اس طرح ہلاتے ہیں۔ اس شخص نے بھی اسی طرح کی حرکت کی تھی۔ جس سے مجھے شبہ ہوا۔ کہ اس کی سلوار میں چھرا ہے۔ اور میں نے اسے پکڑ لیا۔ تو اب دیکھو۔ لوگ مجھے قتل کرنے کے لئے میرے گھر پر بھی آئے۔ دیواروں پر بھی انہوں نے چڑھنے کی کوشش کی۔ پیرو چی میں بھی میرے پیچھے ایک شخص پستول لے کر پہنچا۔ لیکن

خدا تعالیٰ میری حفاظت کرنے والا تھا

اس نے مجھے ہر دفعہ محفوظ رکھا۔ تو جن کی حفاظت خدا تعالیٰ خود کر رہا ہو۔ ان کو کس بات کی گھبراہٹ ہو سکتی ہے۔ گھبراہٹ تو کمزور ایمان والے کو اور یا بے ایمان کو ہوتی ہے۔ جس شخص کو یہ یقین ہو۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کو گھبراہٹ نہیں ہو سکتی۔ وہ تو ہر وقت مطمئن رہتا ہے۔ اور اسے تسلی ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے رات دن اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پھر وہ اپنے چلن کو بھی اس طرح رکھتا ہے۔ کہ کبھی قانون شکنی نہیں کرتا۔ آخر زیادہ خطرہ تو قانون شکن کو ہی ہو سکتا ہے لیکن

مومن ہمیشہ قانون شکنی سے بچتا ہے

اور خدا تعالیٰ کا بھی اسے یہی حکم ہے۔ اور جب وہ ہر وقت قانون شکنی سے بچتا ہے۔ تو وہ جانتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس پر حملہ کرے گا۔ تو جھوٹا ہی کرے گا۔ اور اگر وہ جھوٹا حملہ کرے گا۔ تو میرا سچا خدا اس کو پکڑ لے گا اور دشمن مجھے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

غرض قرآن کریم نے ہمیں پہلے سے بتا دیا ہے کہ

یحسبون کل صیحۃ علیہم

کمزور ایمان والے لوگ دنیا کی ہر مصیبت کو اپنے اوپر سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن مومن ہر مصیبت کو غیر کے لئے سمجھتا ہے۔ جیسے ایک دفعہ

مدینہ میں شدید بارش

ہوئی۔ تو لوگ گھبرائے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور کہا یا رسول اللہ شدید بارش ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے ہماری جانیں اور ہمارے جانور اور ہماری فصلیں خطرہ میں ہیں۔ اگر بارش نہ رکی تو تباہی آ جائے گی۔ آپ دعا فرمائیں کہ بارش رک جائے۔ اس پر آپ نے دعا فرمائی کہ

اللھم حوالینا ولا علینا

کہ اے اللہ یہ بارش ہمارے اردگرد پڑے ہمارے اوپر نہ پڑے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے وہاں سے بادلوں کو ہٹا دیا۔ اور بارش مدینہ کے اردگرد پڑنے لگی۔ تو اب دیکھو

مومن میں تو یہ بھی طاقت ہے

کہ وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے۔ تو اس کی بلا کسی اور کے گلے پڑ جائے۔ جیسے مشہور ہے کہ طویلے کی بلا بندر کے سر۔ جب کوئی شخص اس پر بلا مسلط کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ چونکہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ وہ بلا اس کے دشمن کے سر پر ڈال دیتا ہے۔ اور وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس مومنوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیئے۔ خصوصاً رمضان کے مہینہ میں کیونکہ یہ دن ایسے ہیں جن سے انسان زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور

خدا تعالیٰ کا قرب

حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور وہ جو دعا مجھ سے مانگیں۔ میں اسے سنتا ہوں۔ پس جو دن دعاؤں کے لئے مخصوص ہیں۔ ان میں تو خصوصیت سے کسی قسم کی گھبراہٹ بھی مومن کے قریب نہیں آ سکتی۔ ضرورت صرف اسبات کی ہوتی ہے کہ انسان مصلی پر گر جائے۔ اور اس وقت تک سجدہ سے سر نہ اٹھائے۔ جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ خدا تعالیٰ میری اس دعا کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور جب کوئی شخص

خدا تعالیٰ پر اس قسم کا توکل کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کی دعا کو قبول فرما لیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ

انا عند ظن عبدی بی

یعنی جب میرا کوئی بندہ مجھ پر پورا اعتبار کر کے میرے آگے گر تا ہے۔ تو میں وہی کچھ کرتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں حاکم ہوں۔ مگر پھر بھی جب میرا بندہ مجھ پر

اس قسم کا توکل

کرتا ہے۔ تو میں اس کی بات ماننے کو تیار ہو جاتا ہوں۔ کیونکہ اس نے اپنا سب کچھ میرے حوالہ کر دیا ہوتا ہے۔ پس رمضان کے دنوں میں دوستوں کو خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مخالفوں کی ناکامی ایک یقینی بات ہے۔ لیکن کم سے کم اتنا نتیجہ تو ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں۔ ان کے دلوں میں جماعت کے متعلق نفرت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ دشمن تو لوگوں میں ہمارے متعلق نفرت پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اے خدا تو نفرت کی بجائے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کر دے۔ قریباً ایک ماہ کی بات ہے میں نے مسجد میں اگر نماز پڑھائی۔ تو ایک آدمی آگے آیا اور اس نے کہا میں نے بیعت کرنی ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ اس نے بتایا کہ میں ڈھاکہ سے آیا ہوں۔ میں نے کہا۔ آپ تو پنجابی معلوم ہوتے ہیں۔ اس نے کہا یہ درست ہے میں رہنے والا تو قصور کا ہوں۔ اور تاجر قوم میں سے ہوں۔ لیکن اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ڈھاکہ میں مقیم ہوں۔ میں ہوائی فوج میں ملازم ہوں اور فلائیٹ افسر ہوں۔ وہاں سے میں بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی تجارت بھی اچھی خاصی ہے۔ کیونکہ اب کے میں کراچی گیا۔ تو وہ وہاں مجھے ملا۔ اور اس نے مجھے بتایا کہ میری ایک بڑی مشین ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ نوکری چھوڑ کر اپنا کاروبار کروں آپ اسبارہ میں مجھے مشورہ دیں۔ میں نے کہا کہ اگر تو تمہاری مشین ایسی ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ اس سے ملازمت سے زیادہ آمدن ہو سکتی ہے۔ تو کچھ عرصہ تک رخصت لے کر کام شروع کر دو۔ بعد میں استعفیٰ دے دینا۔ بہرحال بیعت کے وقت میں نے اس سے دریافت کیا کہ تمہیں بیعت کرنے کی تحریک کیسے ہوئی۔ تمہارا شہر تو سخت

مخالف ہے۔ وہ کہنے لگا مجھے بیعت کی تحریک

ایک احراری لیکچرار

لال حسین صاحب اختر کی ایک تقریر کی وجہ سے ہوئی ہے۔ میں نے کہا۔ وہ تو سلسلہ کا سخت مخالف ہے۔ اس کی تقریر کی تقریر کی وجہ سے آپ کو بیعت کی تحریک کیسے ہوئی۔ وہ کہنے لگا۔ میں تو اس کی تقریر کی وجہ سے احمدی ہوا ہوں۔ میں نے اس کی ایک تقریر سنی تھی۔ اس تقریر میں اس نے احمدیت کو سخت گالیاں دیں۔ جب وہ گالیاں دے چکا تو میں نے سوچا کہ اب ان لوگوں کے پاس صرف گالیاں ہی رہ گئی ہیں۔ اگر کوئی دلیل ہوتی۔ تو وہ دلیل بھی دیتا۔ چونکہ اس نے تقریر میں کوئی دلیل نہیں دی۔ اسلئے وہ سچا نہیں ہو سکتا۔ اس پر میں نے فیصلہ کر لیا کہ جب بھی مجھے پنجاب جانے کا موقعہ ملا۔ میں آپ کی بیعت کر لوں گا۔ تو دیکھو اس مخالف لیکچرار نے تو چاہا تھا کہ ہمارے خلاف

لوگوں میں نفرت پھیلائے

لیکن ہوا یہ کہ اس کی تقریر کی وجہ سے۔ ایک فوجی افسر احمدی ہو گیا۔ اور اس نے سمجھ لیا کہ اس شخص کا گالیاں دینا ہی اسبات کی دلیل ہے۔ کہ احمدیت کے خلاف اس کے پاس کوئی دلیل نہیں

اسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک مولوی صاحب آئے۔ وہ شاعر بھی تھے۔ اور بڑے مشہور ادیب بھی تھے نواب صاحب رامپور نے انہیں اردو محاورات کی لغت لکھنے پر مقرر کیا ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ نواب صاحب رامپور کے پاس مشہور شاعر امیر مینائی کے مسودات پڑے ہوئے تھے انہوں نے

اردو کی ایک بڑی بھاری لغت

لکھی تھی۔ مگر ابھی اسے مکمل نہیں کیا تھا کہ وہ وفات پا گئے۔ نواب صاحب رامپور نے وہ مسودات مجھے دئے ہیں اور کہا ہے کہ تم انہیں مکمل کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا کہ رامپور میں تو ہماری بڑی مخالفت ہے اور آپ وہاں کے رہنے والے ہیں۔ آپ کو بیعت کرنے کی طرف توجہ کیسے ہوئی۔ وہ کہنے لگے مجھے کسی نے درثمین دی تھی۔ میں چونکہ خود شاعر ہوں میں نے آپ کا کلام پڑھا۔ جس کی وجہ سے مجھ پر بہت اثر ہوا۔ کیونکہ اس میں محبت

رسول بھری پڑی تھی۔ اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب وہاں آئے اور انہوں نے ایک تقریر کی۔ اس تقریر میں انہوں نے بتایا کہ مرزا صاحب اسلام کے سخت دشمن تھے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے تھے۔ میں نے ان کی تقریر سن کر سمجھا کہ مرزا صاحب ضرور سچے ہیں ورنہ ان مولوی صاحب کو آپ کے متعلق اتنا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ جس شخص کے اندر اس قدر محبت رسول ہے کہ اس کا کلام اس سے بھرا پڑا ہے اس کے متعلق اگر کوئی مولوی کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن ہے۔ تو وہ یقیناً جھوٹا ہے۔ اور جس شخص پر وہ

ہتک رسول کا الزام

لگاتا ہے۔ وہ سچا ہے۔ ورنہ اس تقریر کرنے والے کو جھوٹے دلائل دینے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ سچی بات کہتا کہ اگرچہ اس شخص نے درثمین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی تعریف کی ہے خدا تعالیٰ کی بڑی تعریف کی ہے مگر ہے جھوٹا۔ اگر وہ ایسا کہتا تو پھر تو کوئی بات بھی تھی۔ لیکن اس نے سچائی کو بالکل ترک کر دیا اور کہا کہ یہ شخص خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بدگوئی کرتا ہے۔ میں نے اس کی تقریر سنی تو فوراً سمجھ لیا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اور میں آپ کی بیعت کے لئے تیار ہو گیا۔ تو حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات دشمن تو یہ کوشش کرتا ہے کہ مومنوں کے خلاف لوگوں میں جوش پیدا کرے۔ لیکن بجائے جوش ابھرنے کے وہ بات

مومنوں کے حق میں

مفید ہو جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا بھی ایک واقعہ ہے۔ جو اسکی سچائی کی شہادت دیتا ہے۔ ایک شخص کسی ایسے قبیلے کا تھا جو اسلام کا سخت دشمن تھا وہ

مسلمان ہو گیا

تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو مسلمان کیسے ہو گیا ہے۔ تو وہ کہنے لگا۔ اصل بات

یہ سبب ہے کہ میری فلاں قوم سے رشتہ داری تھی ایک دفعہ میں اپنے ان رشتہ داروں کو ملنے کے لئے گیا۔ اس قوم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ واعظ بھیجنے کی درخواست کی تھی اور درخواست میں یہ بھی کہا تھا کہ ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔ آپ نے چالیس حفاظ قرآن بھجوا دئیے جن میں سے ایک حضرت ابوبکرؓ کے وہ غلام بھی تھے جو ہجرت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تھے۔ یہ شخص کہنے لگا کہ جب میں اپنے رشتہ داروں کے پاس بطور مہمان ٹھہرا ہوا تھا تو یہ

حفاظ بھی وہاں پہنچ گئے

ان لوگوں میں سے جس شخص نے حفاظ بھیجنے کے لئے کہا تھا اور عرب کا بڑا رئیس تھا وہ تو دیانت دار تھا اور بعد میں مسلمان بھی ہو گیا تھا لیکن اس کے دوسرے رشتہ دار مخالف تھے۔ جب حفاظ وہاں پہنچے تو انہوں نے لوگوں کو جمع کر لیا جس طرح ہمارے ہاں گندم کی کٹائی کے موقعہ پر لوگ جمع کر لئے جاتے ہیں تاکہ سب مل کر ان حفاظ کو قتل کر دیں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میرے رشتہ دار میرے پاس بھی آئے اور انہوں نے کہا کہ آج ثواب کا موقعہ ہے، ہم نے ان صابیوں کو مارنا ہے (مسلمان کو وہ صابی کے نام سے پکارا کرتے تھے) میں نے کہا چلو۔ میں اس وقت اسلام کو جانتا بھی نہیں تھا سینکڑوں آدمی ان مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے جمع ہو گئے اور مقابلہ میں وہ صرف چالیس افراد تھے۔ کفار نے ان پر تیر چلانے شروع کر دئیے مسلمان اپنے بچاؤ کے لئے ایک پہاڑی ٹیلہ پر چڑھ گئے۔ کفار نے جب دیکھا کہ ان کے تیر رائیگاں جا رہے ہیں تو انہوں نے تجویز کی کہ کسی طرح انہیں دھوکہ دے کر نیچے اتارا جائے۔ چنانچہ ان کے افسر نے مسلمانوں کو پکار کر کہا کہ تم نیچے اتر آؤ۔ ہم قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ جو صحابی ان حفاظ کے سردار تھے وہ تو اپنی جگہ پر اڑے رہے اور انہوں نے کہا کہ کفار کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا لیکن

حضرت ابوبکرؓ کے غلام

دھوکہ میں آ گئے اور وہ نیچے آ گئے۔ وہ مطمئن تھے کہ قسم کھانے کے بعد کفار انہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ لیکن انہوں نے غداری کی اور انہیں اترتے ہی نیزہ مار دیا جب وہ اس نیزے کی وجہ سے نیچے گرے تو بے اختیار ان کی زبان سے یہ فقرہ نکلا کہ

فزت و رب الکعبۃ

کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ وہ شخص کہنے لگا مجھے یہ بات بہت عجیب معلوم ہوئی کہ اس شخص کو اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے سینکڑوں میل دور ایک اجنبی ملک میں کس پرسی کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ قسمیں کھانے کے باوجود دھوکہ بازی کی گئی ہے۔ لیکن جب یہ زمین پر گرتا ہے تو کہتا ہے فزت و رب الکعبۃ

کعبہ کے رب کی قسم

میں کامیاب ہو گیا۔ یہ کیا بات ہے۔ بہر حال اس وقت تو میں خاموش رہا۔ مگر میرے دل میں یہ بات گڑ گئی۔ اس کے بعد میرے رشتہ داروں نے ان حفاظ کو باری باری قتل کیا اور ان میں سے جو شخص بھی نیچے گرا اس نے یہی الفاظ کہے کہ فزت و رب الکعبۃ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ جب میں گاؤں میں واپس آیا تو میں نے اپنے ایک رشتہ دار سے دریافت کیا کہ تم نے ان لوگوں کو باری باری نہایت بے رحمی سے قتل کیا ہے وہ ایک اجنبی علاقہ کے رہنے والے تھے۔ ان کے بیوی بچے اور دوسرے رشتہ دار ان سے سینکڑوں میل دور تھے مگر اس وقت بجائے ہائے میری بیوی۔ ہائے میرے بچو کہنے کے وہ

فزت و رب الکعبۃ

کہتے ہیں میں اس کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔ میرے اس رشتہ دار نے کہا یہ لوگ پاگل ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد انہیں بڑا انعام ملے گا۔ اس لئے جب وہ اپنے دین کی تائید کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ تو سمجھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہو گئے۔ وہ شخص کہنے لگا اس نظارہ کا تصور کر کے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میں نے ارادہ کر لیا کہ میں اب مدینہ جا کر ان لوگوں کے سردار کو دیکھوں گا۔ چنانچہ میں راستہ پوچھتا ہوا مدینہ آ پہنچا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کی بیعت کر لی۔

تاریخوں میں لکھا ہے

کہ اس پر اس واقعہ کا اتنا اثر تھا کہ جب بھی کسی مجلس میں وہ اس واقعہ کو بیان کرتا تو اس کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے چنانچہ ایک دفعہ جب وہ یہ واقعہ بیان کر رہا تھا اس نے کہا کہ تم اس وقت بھی میری قمیص اٹھا کر دیکھ سکتے ہو کہ میرے جسم کے بال کھڑے ہیں۔ چنانچہ جب اس کی قمیص اٹھائی گئی تو واقعی اس کے بال کھڑے تھے

تو دیکھو اس شخص کے رشتہ دار تو اسے اپنے ساتھ اس غرض سے لے گئے تھے کہ اس کے اندر اسلام سے نفرت پیدا کریں۔ لیکن وہ سیدھا مدینہ پہنچا اور وہاں جا کر مسلمان ہو گیا۔ تو مومن ڈر اور خوف کی باتوں سے پریشان نہیں ہوتا بلکہ وہ اور زیادہ دلیر ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور بھی زیادہ زور سے میرے شامل حال ہو گی۔ اس لئے اگر کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس سے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ایک اخبار نے یہ خبر شائع کی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ پر حکومت نے چھاپہ مارا ہے اور اس نے ضروری کاغذات اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ربوہ کے احمدی سخت گھبرائے پھرتے ہیں اور خلیفہ ڈر کے مارے جابہ چلا گیا ہے۔ حالانکہ میں تمہارے درمیان خطبہ دے رہا ہوں۔ یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ لوگ

جھوٹ بول رہے ہیں

اور جب وہ جھوٹ بول رہے ہیں تو ان کی کسی جھوٹی خبر پر ہمیں گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ سچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس وہ سچے کا مددگار بنے گا جھوٹے کا نہیں کیونکہ وہ اصدق الصادقین ہے اور ہمیشہ سچوں کا ساتھ دیتا ہے۔ پھر جب کسی فرد یا قوم کے خلاف متواتر جھوٹ بولا جائے اور اس کی طرف غلط باتیں منسوب کی جائیں تو لازمی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت بھی اُسے پہلے سے بہت زیادہ حاصل ہونی شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہے گا کہ میری خاطر اور مجھ پر ایمان لانے کی وجہ سے ان لوگوں پر یہ مصیبت آئی ہے۔ اب میرا فرض ہے کہ میں ان کو بچاؤں۔ آخر تم نے کوئی چوری نہیں کی۔ قتل نہیں کیا خون ریزی نہیں کی۔ صرف اتنا ہی کہا ہے کہ ربنا اللہ اللہ ہمارا رب ہے اور اسی وجہ سے کہیں تم مارے جاتے ہو۔ کہیں تمہارا پانی بند کر دیا جاتا ہے۔ کہیں تمہارے خلاف اخبارات جھوٹ بولتے ہیں۔ اور جب تمہیں صرف اس بات کی سزا مل رہی ہے کہ تم نے کہا اللہ ہمارا رب ہے۔ تو

خدا تعالیٰ بے غیرت نہیں

کہ چپ کر کے بیٹھا رہے۔ وہ کہے گا کہ ان لوگوں کو چونکہ میرا نام لینے کی وجہ سے سزا مل رہی ہے اس لئے انہیں دشمن سے بدلہ لینے کی ضرورت نہیں میں خود ان کا بدلہ لوں گا۔ کیونکہ یہ سزا ان کے اپنے کسی قصور کی وجہ سے نہیں بلکہ میرے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے ہے۔ پس میں خود ان کی حفاظت کروں گا اور ان کے اور ان کے دشمن کے درمیان حائل ہو جاؤں گا۔

رمضان کا مقدس عہد

دوست اس مبارک مہینہ میں کسی کمزوری کے دور کرنے کا عزم کریں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اصلاح نفس کا یہ بھی ایک عمدہ اور تجربہ شدہ طریق ہے کہ دوست رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دور کرنے کا عہد کیا کریں اس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستاری کے خلاف ہو گا۔)

صرف اپنے دل میں خدا کے ساتھ عہد کرنا چاہیئے کہ میں آئندہ اپنی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود کر سکتا ہے۔ مثلاً نمازوں میں سستی۔ چندوں میں سستی۔ جماعتی کاموں میں سستی۔ مقامی امراء سے عدم تعاون۔ جھوٹ بولنے کی عادت۔ کاروبار میں دھوکہ دینے کی عادت۔ بہتان تراشی۔ وعدہ خلافی۔ رشوت ستانی فحش کلامی۔ گالی گلوچ۔ غیبت۔ بدنظری۔ ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی۔ والدین کی خدمت میں غفلت۔

عورتوں کے لئے اپنے خاوندوں سے نشوز۔ بے پردگی۔ بچوں کی تربیت میں غفلت۔ سگریٹ اور حقہ نوشی۔ سینما دیکھنے کی عادت۔ سودی لین دین وغیرہ وغیرہ سینکڑوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مبتلا ہو سکتا ہے۔ ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھ کر دل میں خدا کے ساتھ عہد کیا جائے کہ میں خدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہوں گا اور پھر اس مقدس عہد کو مرتے دم تک اس طرح نبھاہے کہ اپنی اس نیکی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرلے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا نسخہ ہے۔ پس ؎

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

وکان اللّٰہ مع من عہد ووفیٰ

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد۔ ربوہ - ۱۵ اپریل ۱۹۵۷ء

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

جامعہ احمدیہ ربوہ میں ۱۶ اپریل سے داخلہ شروع ہے۔ جو تیس ۳۰ اپریل تک جاری رہیگا پرائمری پاس اور مڈل پاس طالب علم داخل کئے جا رہے ہیں۔ داخلہ سے پہلے املا اور خوشخطی میں طلبہ کا امتحان لیا جاتا ہے۔ طلبہ امتحان کے لئے کاغذ۔ قلم۔ دوات ہمراہ لائیں۔ میٹرک پاس طلبہ نتیجہ نکلنے پر داخل کئے جائیں گے۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

ٹیلیفون دفاتر تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید کے ٹیلیفون کے نمبر حسب ذیل ہیں:۔

(۱) دفتر وکیل اعلیٰ و دیوان ۔ ۶۳
(۲) دفتر وکیل الزراعت ۔ ۴۶
(۳) دفتر وکیل التجارت ۔ ۶۲

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

ایک گمشدہ رقم

مورخہ ۱۶/۴/۵۷ بوقت ۱۰½ سے پونے بارہ بجے کے درمیان میرا ایک سو روپے کا نوٹ لہ منڈی سے گول بازار جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گیا ہے جس دوست کو ملے وہ ٹھیکیدار علم دین کے ہاں پہنچا کر دس روپے انعام حاصل کرے۔ (محمد سلیمان طارق۔ ربوہ)

بابا فضل دین صاحب مرحوم

از مکرم غلام رسول صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا

جماعت سرگودھا کے پرانے بزرگ بابا فضل الدین صاحب بعمر ۹۵ سال بروز منگلوار بتاریخ ۲/۳/۵۷ بوقت آٹھ بجے شام سرگودھا میں وفات پاگئے

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

چونکہ موصی تھے۔ اس لئے ان کا جنازہ ۲/۳/۵۷ کو ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز ظہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خود نماز جنازہ پڑھایا اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے

آپ بہت پرہیز گار پابند نماز اور مخلص احمدی تھے۔ اور مالی قربانیوں میں ہمیشہ آگے قدم رکھنے والے تھے۔ آپ کا اصل وطن موضع چوہڑ وال ریاست کپورتھلہ تھا۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ انہیں امام وقت کی آواز آخر ۱۹۰۹ء میں اپنے وطن میں پہنچی۔ دل میں خوف خدا تھا۔ گو تا خواندہ تھے مگر اپنے احباب سے اس کے متعلق مشورہ کیا۔ اور اپنے امام مسجد مولوی اللہ دتہ صاحب کو تحقیق حق کے لئے قادیان بھیجا کہ ان کی واپسی پر فیصلہ کریں گے۔ وہ مولوی صاحب اہلحدیث تھے۔ جب قادیان پہنچے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ مولوی اللہ دتہ صاحب کو حق معلوم ہوگیا۔ اور اسی وقت بیعت کرکے واپس لوٹے۔ اور اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے تو بیعت بھی کرلی ہے۔ بابا فضلدین صاحب کو بہت افسوس ہوا۔ کہ بیعت میں وہ سبقت لے گئے۔ حالانکہ تحریک ان کی تھی۔ اسلئے خود پا پیادہ قادیان کو روانہ ہو پڑے اور اوائل ۱۹۱۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جاکر بیعت کی۔ واپسی پر احمدیت کی وجہ سے کچھ مشکلات پیش آئیں۔ اسلئے یہ سب دوست اپنے وطن کو بھولا نے پر مجبور ہوئے۔ مولوی اللہ دتہ صاحب بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ بابا فضل دین صاحب ۱۹۱۰ء سے ہی سرگودھا چلے آئے اور وفات تک یہیں رہے وفات سے صرف ایک سال پہلے کمیٹی کی ملازمت سے سبکدوش کئے گئے۔ صحت اچھی تھی۔ مگر آخری سال میں یکدم صحت کمزور ہوتی شروع ہوگئی۔ نماز باجماعت کے سخت پابند تھے۔ پانچوں وقت نماز مسجد میں ادا فرمانے کی کوشش فرماتے۔ اور شکران نعمت کے طور پر

فرمایا کرتے تھے کہ جب سے میں نے بیعت کی ہے۔ کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ تہجد باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے اور درس میں بھی باقاعدہ شامل ہوتے تھے دعاؤں کی بہت عادت تھی۔ جماعت کے اکثر احباب ان سے دعا کی درخواست کرتے۔ کیونکہ مستجاب الدعوات تھے۔ اور بہت ہی التزام سے دوسروں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے۔ میں خود اس امر پر شاہد ہوں کہ آپ کو قبولیت دعا کے متعلق بارگاہ ایزدی سے اکثر اشارات مل جاتے تھے۔ تیمار داری کے سلسلہ میں مجھے ان کے پاس جانے کا موقع ملتا رہا ہے۔ اس وقت آپ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ اور گمان ہوتا تھا کہ اب انہیں پورا ہوش نہیں ہے مگر نماز کا وقت ہو تا تو فوراً مجھے فرماتے۔ خدا حافظ۔ آپ نماز کے لئے جائیں۔ اور خود ہاتھ دیوار پر ملتے تیمم کر کے نماز کے لئے ہاتھ باندھ لیتے اور نماز میں مصروف ہو جاتے۔ بلکہ وفات کے دن بھی اسی طرح عشا کی نماز ادا فرمائی۔ اور اس کے صرف پندرہ منٹ بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

آپ کو حضرت امیر المومنین سے بےحد محبت تھی اور آپ کی ہر آواز پر لبیک کہنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ تحریک ستمبر میں فوراً شامل ہوگئے۔ انہیں -/۳۶ روپے تنخواہ ملتی تھی -/۱۸ روپے چندہ میں دے دیتے تھے۔ ادھر یہ بھی جو تحریک قربانی کا مرکز کی طرف سے آئی۔ آپ اس میں بھی شامل ہو جاتے۔ خود بہت سادہ زندگی گذارتے۔ اور طبیعت بہت قانع واقع ہوئی تھی۔ اتفاقی طور پر کمیٹی نے تنخواہیں گھٹا دیں اور آپ کو -/۳۲ روپے ملنے لگے۔ مگر آپ فرماتے جو زبانی میں قدم اٹھا چکا ہوں۔ اسکو پیچھے رکھنا مناسب نہیں۔ آپ -/۳۲ میں سے بھی -/۱۸ روپیہ باہر ہی دیتے رہے۔ اور مسلسل دیتے رہے آپ کی ہی قربانیوں کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس شاورت میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہماری جماعت میں ایسا ایثار مانی کرنیوالے دوست بھی ہیں۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ خود ان پڑھ تھے مگر ٹریکٹ دوسروں سے پڑھوا کر سنتے اس طرح مجلس میں خوب تبلیغ کرتے۔ آپکے تقوی کا اثر انکے حلقہ احباب میں بھی بہت تھا۔

(۵) جس کی وجہ سے انہیں بات سنانے کا اچھا موقع مل جاتا تھا۔ بہت صلح کل آدمی تھے میں نے تیس سال کے عرصہ میں کبھی کسی سے جھگڑا کرتے نہیں دیکھا تھا غریبی کے باوجود مہمان نواز بھی بہت تھے۔ بعض اوقات پانچ پانچ چھ چھ آدمی اپنے ہاں لے جاتے۔ اور ان کی خدمت کرکے خوشی محسوس کرتے۔

آپ کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی ان کے بڑے بھائی چار لڑکے تھے

ان کی تربیت احمدیت کے رنگ میں خود کی ان کی شادیاں کیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے بزرگ چچا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ نیول ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے۔ پیٹ کا اپریشن ہوگا۔ احباب شفاء کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

مسعود احمد مجاہد کورنگی کراچی

"اُردن غیر جانبداری کی پالیسی پر کاربند رہے گا"

شاہ حسین کا اعلان

عمان ۲۰ اپریل ۔ اردن کے شاہ حسین نے اعلان کیا ہے کہ میرا ملک ہر قسم کے سامراج کے خلاف جنگ جاری رکھے گا ۔ اور غیر جانبداری کی پالیسی پر کاربند رہے گا ۔

کل اردن کی نئی کابینہ سے ملاقات کے بعد شاہ حسین نے ایک خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ملک میں حالیہ ردوبدل کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہماری بنیادی پالیسی تبدیل ہو گئی ہے"۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ اردن کی فوج اور عوام خود کو کسی تباہ کن طاقت کے ہاتھوں فروخت نہیں کریں گے"۔

دریں اثنا اردن کی فوجوں کے نئے چیف آف سٹاف میجر جنرل علی الحائری نے شاہ حسین کی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے۔ اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی بار ایک بیان میں آپ نے اپنے تقرر کے لئے شاہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم شاہ کے سپاہی ہیں اردن کی فوج کا کام صرف اردن کی دفاع کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ مسئلہ

ربوہ میں زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے ضروری اعلان

ربوہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر کچھ مزید اراضی کالج کے جنوب مشرق میں بحساب چھ صد روپیہ (۶۰۰) کنال دی جارہی ہے۔ خواہشمند احباب کیلئے ابھی موقعہ ہے کہ اس رعایتی نرخ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً اپنے لئے زمین ریزرو کرائیں۔

نوٹ :۔ روپیہ کی ادائیگی کے ساتھ درخواست دینی ضروری ہے ۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی ۔ ربوہ

چار تحفے

(۱) حبّ الصفاری ہر قسم کے دردوں کے لئے اکسیر ہے ۔ قیمت مکمل کورس پانچ روپیہ صرف ۔

(۲) محبوب سفوف کھانسی ہر قسم کی کھانسی کے لئے اکسیر ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ صرف

(۳) محبوب منجن :۔ دانتوں کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ صرف ۔

(۴) محبوب سرمہ :۔ جملہ امراض چشم کیلئے استعمال کریں ۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ صرف ۔

ڈاک خرچ بذمہ خریدار پتہ ذیل سے طلب کریں

(۱) فیاض بُک سٹال غلہ منڈی ربوہ

(۲) افضل برادرز گول بازار ۔ ربوہ

اعلان

محلہ دار الصدر غربی میں نہایت باموقع ایک مکان قابلِ رہن ہے ۔ زمین ایک کنال ہے ۔ اور مکان میں چار بڑے کمرے اور دو سٹور ہیں ۔ بجلی اور نلکا لگا ہوا ہے ۔ خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں یا بالمشافہ گفتگو کریں ۔

س ۔ ا معرفت نظارت امور عامہ

لاہور میں مری کی سیر

جب قدرت خداوندی اپنا جلوہ دکھاتی ہے ۔ تو اچانک بادوباران سے کڑکڑاتی دھوپ میں لاہور کی فضائیں رشکِ کشمیر و مری بن جاتی ہیں ۔ لیکن لاہور کی بے تاب کر دینے والی گرمیوں میں آسٹریلین دواخانہ کے دو مشہور شروب

شربت بہارِ صندل جو خود صندل کے گٹکا کا برادہ کرکے تیار کیا جاتا ہے اور پھولوں کے شہنشاہ گل گلاب کی بھینی بھینی خوشبو سے معطر و معنبر ہے

(۲) نیز **مفرح دل کشا** جو خوش رنگ خوش مزا اور خوشبودار شربت ہے سے اپنا کام و دہن لطف اندوز کرنے میں آپ کو جو سرور و بہجت حاصل ہوگی وہ مری کی ٹھنڈی اور بھیگی بھیگی فضاؤں میں کہاں ؟

قیمت فی بوتل ہر دو شربت دو روپیہ چودہ آنہ صرف

منیجر آسٹریلین دواخانہ ۔ آسٹریلین بلڈنگس لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے ۔

(۱) راحت خنازیری

ہجیر دال کا شافی علاج . قیمت مکمل کورس ۱۵/-

(۲) کرشمہ حکمت

خارش کا شرطیہ علاج

قیمت مکمل کورس ۔ ۱۲/-

ملنے کا پتہ : منیجر دواخانہ طب جدید کھوکھر منزل ، چک جھٹھہ ، ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن و تصاویر ۔ قیام و رکوع سجود و تفصیل نماز جمعہ عیدین ، نکاح استخارہ ، جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ ر میں پہنچا دی جائے گی

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۸۲/۲ گولی مار کراچی سے حاصل فرما سکتے ہیں ۔

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تیار کردہ ادویات

سٹرولیکس فروٹ سالٹ	سن شائن گرائپ واٹر
معدہ کی خرابی اور قبض کا علاج	بچوں کی صحت اور تندرستی کا ضامن

طلسمی اکسیر

ہماری طلسمی اکسیر کی ایک ہی خوراک استعمال کرنے سے آپ اپنے اندر غیر معمولی نشاط و جوانی محسوس کریں گے ۔ ایک ہفتہ کی دوائی کی قیمت پیشگی دو روپے ارسال فرما کر آزمائش کر لیں ۔

ڈاکٹر نثار احمد واقف بی اے

سر شمیر روڈ ۔ لائل پور

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودہا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶½
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ :۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے ۔ دی جنرل منیجر						
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے !

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

یہ دعائیہ فہرست اخبار الفضل میں شائع کرنے کے علاوہ اُن جماعتوں کو بھی ارسال کی جارہی ہے۔ جن کے نام اس فہرست میں شائع ہوئے ہیں۔ تاجماعتیں مزید توجہ سے وعدے جلد تر سو فی صدی پورے کریں

بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے جہاد کبیر میں

۳۱ مارچ تک سو فی صدی وعدے پورے کرنے والی دعائیہ لسٹ

(۱) یکم نومبر سے ۳۱ جنوری تک کی دعائیہ لسٹ ۱۵ و ۱۷ فروری اور ۲۱-۲۲ فروری کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے

(۲) اس فہرست میں صرف یکم فروری سے ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والے احباب کے نام شائع ہونگے اور ہو رہے ہیں۔ اور اس میں سال ۲۳ و ۲۴ کا سو فیصدی اداشدہ ہے۔ اگر کسی کے ذمہ بقایا تھا اور ادا کیا ہے تو وہ بقایا رقم اس میں شامل نہیں۔

(۳) اگر آپ کا نام اس لسٹ میں نہیں آیا مگر آپ ادا کر چکے ہیں۔ تو فوری وکیل المال تحریک جدید سے بحوالہ مرکزی کوپن دریافت کریں۔ لیکن

(۴) اگر آپ باوجود ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی جدوجہد کے کامیاب نہیں ہو سکتے تو آپ اپنی کوشش کی ڈور ڈھیلی نہ کریں بلکہ اس ماہ ادا فرما دیں یا زیادہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیں کیونکہ ۳۱ مئی کی سو فیصدی ادائیگی بھی بقدرِ میں لائی ہے

(۵) ۳۱ مئی کو جہاں آپ کا نام دعائیہ لسٹ میں پیش ہوگا۔ وہاں آپ کی جماعت کے اچھا کام کرنے خدام یا سیکرٹری تحریک جدید و مال یا دوسرے عہدیدار کا نام بھی دعا کے لئے پیش کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ ہر دو فہرستیں بھی شائع کر دی جائنگی۔

(۶) لسٹ پر بعض جگہ جہاں مناسب سمجھا گیا ہے نوٹ بھی لکھا گیا ہے۔

(۷) بعض جماعتیں لسٹ وصولی کی ۷ اپریل کے بعد ارسال کر دی ہیں۔ نام حضور میں دعا کے لئے پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ناموں کی اشاعت مرکز میں رقم داخل ہونے پر ہو سکے گی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے -/۸۰۰ آپ نے فرمایا کہ میرا ارادہ تو مئی جون میں دینے کا تھا۔ مگر سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے فروری میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادی (وکیل المال)

صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -/۱۵۰

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ۹۲/۱۰
بیگم صاحبہ " " " ۹۲/۱۰ } ۱۸۵/۴

سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ۵۱/۴

صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۲۰/
سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ " -/۸۵
صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب مظہر احمد صاحب " ۵۷/ (۲۶/۱ -/۳۱)
" عمر احمد صاحب مظفر احمد صاحب امتہ الحئی ۳۶/ (-/۱۴ -/۸ -/۱۴) } ۲۹۸

میر سید داؤد احمد صاحب بحساب
حضرت میر سید محمد اسحاق صاحب مرحوم ۴۳/۱۱
از والدہ مرحومہ ۴۳/۱۱
امتہ المصور بیگم دختر خود ۹/۳ } ۹۶/۹

میر سید مسعود احمد صاحب نائب وکیل الدیوان -/۳۱

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب ۱۱۶/۴

صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ -/۵۰
سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ " -/۴۰ } -/۹۰

کیپٹن سید سعید احمد صاحب -/۶۵
سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ " " -/۶۵
لبنیٰ امتہ الحق جلید احمد حسین احمد امتہ الکافی -/۳۴ (-/۵ -/۶ -/۷ -/۸ -/۸) } ۱۶۴

دفاتر صدر انجمن احمدیہ

	اول	دوم	
وعدہ	۲۵۷	۸۷۵	= ۳۴۴۴
وصولی	۱۰۳۳	۳۵۶	= ۱۳۸۹

مجموعی ادائیگی ۳۹% ہے۔ نومبر۔ دسمبر۔ جنوری فروری، مارچ پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ مرکزی کارکن صدر انجمن احمدیہ کے اپنے وعدوں کو ۳۱ مئی تک ۷۰% تک ادا کرنے کی پوری کوشش فرماویں

قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیانی پنشنر ربوہ -/۹

صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال ۱۱۸/۱۲

پیر جلیل احمد سپرنٹنڈنٹ دفتر بیت المال -/۷
" " از والد مرحوم افتخار احمد صاحب -/۷
اہلیہ و بچگان پیر جلیل احمد صاحب -/۱۴ } ۲۸/

مولوی محمد سعید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ۱۵/۱۲

شیخ فیض الرحمن صاحب " " ۱۱/۸

ملک محمد شفیع صاحب نائب مختار عام -/۱۰

حکیم عبد الواحد صاحب دفتر اصلاح وارشاد ۶/۸

مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ -/۲۶

شیخ کظم الرحمن صاحب ہیڈ کلرک دفتر اصلاح وارشاد ۹/۷
محمودہ بیگم اہلیہ " ۹/۷
امتہ الاعلیٰ بیگم دختر " ۷/۱۵

مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی مربی مشرقی پاکستان -/۱۵

مولوی محمد منشی خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ -/۱۰

محترمہ سلیمہ بیگم ایم اے بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب -/۸۰
" کریمہ احمد نعیم بی ایس سی ابن " " ۳۹/
نعیمہ بیگم ایم اے بنت " ۴۰/ } -/۱۵۹

پیر رشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر -/۱۳

ملک گل محمد صاحب دفتر قضا -/۲۰

دفتر دوم

عنایت اللہ صاحب نظارت علیا -/۹

بشارت احمد صاحب نظارت بیت المال -/۶

ناصر احمد صاحب منصور " -/۵

حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ۷/۸
اہلیہ صاحبہ " " ۴/۴
والدین مرحومین " " -/۵ و بچگان -/۵ } ۲۴/۱۲

چوہدری عبد الحکیم صاحب نظامت جائیداد ۵/۴

محمد عبد اللہ صاحب خلافت لائبریری ۵/۴

اقبال احمد صاحب جالندھری دفتر حفاظت مرکز ۵/۸
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " -/۵
چوہدری محمد اسماعیل صاحب والد " " ۵/۴
رابعہ بی بی صاحبہ والدہ اقبال احمد صاحب } ۲۱/۸

۵/۱۲

محمد حسین صاحب پہریدار محاسب و امانت ۵/۸

منظور احمد صاحب ابن منشی سبحان علی صاحب -/۶

اصغری بیگم اہلیہ شیخ فیض الرحمان صاحب انسپکٹر بیت المال ۱۱/۸

73

دفاتر تحریک جدید اول

چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال ثانی -/۵۶

سلمیٰ بیگم اہلیہ وظفر احمد پسر چوہدری شبیر احمد صاحب ۲۱/۶ (۱۶/۳ ۵/۳)

صوفی عبد الحق صاحب شاکر منجانب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱/۷
" " حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱/۷
" " مرحوم والدین و بچگان خود امتہ المجید اہلیہ مع دختران (۶/۱۲ ۶/۱۵ -/۷) } ۳۵/

چوہدری محمد نصیر باجوہ انسپکٹر مع اہلیہ و بچگان ۱۵/۸

چوہدری برکت علی صاحب پنشنر مع اہلیہ و دختر ۱۵/۳

چوہدری مقبول احمد صاحب ذبیح شاہد مع آمنہ صدیقہ اہلیہ ۱۳/۱ (۶/۴ ۶/۱۳)

مرزا محمد یعقوب صاحب وکالت دیوان ۱۶/۶
" داد اصاحب اہلیہ و ہمشیرہ (۶/۱۱ ۹/۱۱ ۷/۱۱) } ۴۰/۷

چوہدری سلطان احمد طاہر دفتر وکالت زراعت ۲۳/۵

" رحمت اللہ مرحوم والد سمیع اللہ سیال وکالت تجارت ۸/۸

دفاتر تحریک جدید دفتر دوم

خوشی محمد صاحب کارکن وکالت مال اہلیہ صاحبہ ۱۱/۱۴ (۵/۷)

شیخ احمد علی صاحب کارکن وکالت دیوان ۵/۸

محمد مطیع اللہ صاحب بٹ کارکن " " ۷/۴

یار محمد صاحب ملازم کمیٹی -/۶

فضل الدین صاحب " " -/۵

محمد صادق صاحب شاہد گوداسپوری ۲۳/۵

سمیع اللہ صاحب سیال وکیل تجارت ۱۵/۸

لطف الرحمن صاحب ناظر قریشی ۶/۴

	دفتر اول	دفتر دوم	
وعدہ	-/۱۹۲۵	-/۶۵۰	= 2575
وصولی	-/۶۸۶	-/۲۱۴	= ۹۰۰

فضل عمر ہوسٹل

وعدہ دفتر دوم - -/۵۵۳

وصولی - -/۲۸۵

فضل عمر ہوسٹل کے طلباء کا وعدہ اور ان کی وصولی قابل رشک ہے اس لئے کہ ہر طالب علم نے پانچ پانچ روپیہ سے اوپر وعدہ کیا ہے بلکہ زیادہ بھی۔ نہ صرف وعدہ بلکہ ادا بھی کر دیا ہے کیونکہ بحیثیت مجموعی ادائیگی پچاس فی صدی سے اوپر ہے۔ وعدہ کرنیوالے ۹۱ طالب علم ہیں ان میں سے ۴۶ سو فیصدی ادا کر چکے۔ جن کی فہرست یہ ہے امید ہے کہ باقی ۴۵ بھی ۳۱ مئی تک یعنی موسمی تعطیلات سے قبل ادا کر دینگے جزاک اللہ احسن الجزاء

متاع خان صاحب چوبیا فضل عمر ہوسٹل -/۱۴

حمید اللہ صاحب سکنڈ ایر ۷/۱
بشارت احمد صاحب سیٹھی -/۵
محمد انور خان صاحب -/۶ } ۱۸/۱

مبشر احمد صاحب سکنڈ ایر -/۵
محمد بخش صاحب ۵/۸
محمد اسلم صاحب -/۵ } ۱۵/۸

محمود الحسن صاحب -/۵
ہارون خان صاحب ۵/۸
ضیاء الحق صاحب -/۵ } ۱۵/۸

لطیف احمد صاحب -/۵
بشیر احمد صاحب -/۶
زاہد محمود صاحب -/۵ } -/۱۷

حسن الدین صاحب ملک سمیع اللہ صاحب ۵/۱۰ -/۶ } ۱۱/۱۰

ظہور الحق صاحب اعجاز احمد صاحب ۵/۴ -/۵ ۱۰/۴

محمد شریف صاحب ممتاز احمد صاحب ناصر -/۶ -/۶ -/۱۲

ارشد محمود صاحب عبد الرب صاحب نشتر ۵/۸ -/۶ ۱۱/۸

ذکر اللہ خان صاحب محمود احمد صاحب رولنمبر ۹۲ -/۵ -/۵ -/۱۰

نصرت حفیظ اللہ صاحب سید ناصر احمد صاحب -/۵ -/۶ -/۱۱

رفیق احمد صاحب ممتاز احمد صاحب گھمن -/۵ -/۷ -/۱۲

شمیم الرحمان صاحب وسیم احمد صاحب ۵/۸ ۵/۲ ۱۰/۸

عبد الباسط صاحب بٹ سعید احمد صاحب -/۵ -/۶ -/۱۱

بشارت رشاد خان صاحب نثار احمد صاحب -/۵ -/۵ -/۱۰

عبد المجید صاحب قمر محمود احمد صاحب رولنمبر ۱۰۹ ۵/۴ ۵/۱۱ -/۱۱

محمد رشید صاحب بشیر احمد صاحب سکنڈ ایر ۵/۴ ۶/۸ -/۱۲

محمد انور صاحب بٹ غلام اختر صاحب بٹ ۵/۸ -/۵ -/۱۰

عبد العزیز صاحب سیلونی رانا محمد زبیر خان صاحب -/۶ -/۱۲

دفتر اول

چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم اے -/۱۵

مولوی مقبول احمد صاحب پروفیسر -/۶

نصرت جہان بیگم اہلیہ محبوب عالم خالد ایم اے ۱۶/۱۲
محمود احمد خالد مسعود احمد خالد پسران " " ۵/۷ -/۵ } ۲۷/۱۰

ماسٹر عبد الکریم صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۰/۱۵

ماسٹر حمید احمد صاحب " " " ۵/۴

(دفتر دوم) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ڈنگوی و اہلیہ صاحبہ " ۶/۱۱ ۵/۳ ۱۱/۱۴

خواجہ منظور احمد صاحب ٹیچر " -/۲۵

ماسٹر ظہور احمد صاحب ٹیچر " -/۱۵

سعید احمد صاحب طالب علم نہم -/۵

مولوی محمد اسحاق صاحب خلیل معہ برادر -/۲۵

عبد الرحمان صاحب سیلونی جامعۃ المبشرین ۵/۱۳

عبد الشکور صاحب جامعہ احمدیہ -/۴۳

ملک عبد الرب صاحب " -/۱۱

عبد العزیز صاحب بجن بخش غیر ملکی -/۵

محلہ دار الرحمت شرقی

	دفتر اول	دفتر دوم	
وعدہ	-/۶۷۰	-/۳۴۵	= ۱۰۱۵
وصولی	۱۲۸/۸	۲۴/۲	۱۵۳

عہدہ دار خاص توجہ فرمادیں

چوہدری محمد حسین صاحب جنرل سٹور -/۱۲

محمد صفدر علی خان صاحب ۵/۴

مستری محمد اسماعیل صاحب -/۵

محلہ دار الرحمت وسطی

	اول	دوم	
وعدہ	/۱۹۵۸	-/۵۹۰	= ۲۵۴۸
وصولی	-/۱۲۳۹	۱۴۰/۸	۱۳۷۹

پروفیسر محمد الدین صاحب تعلیم الاسلام کالج -/۳۹

حافظ صاحب قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال ثانی ۱۴/۳

اہلیہ صاحبہ ہمشیرہ مرحومہ رضیہ عفیفہ صاحبہ بیگم
۲۶/۷ ۱۱/۲ ۶/۸ ۶/۷
رفیق احمد ثاقب والد مرحوم والدہ مرحومہ
-/۱۵ ۱۱/۸ ۱۵/۲
قانتہ شاہدہ منیر احمد لئیق احمد
۶/۷ ۵/۲ ۵/۲ } ۱۰۶/۱۲

صوفی فضل الٰہی صاحب دار الرحمت وسطی -/۳۵

قریشی محمد عبد اللہ صاحب " ۱۴/۸

جمعدار فضل الدین صاحب پنشنر اوورسیر -/۲۰
منشی سبحان علی صاحب کاتب الفضل -/۱۲
پیر مظہر علی صاحب پنشنر صدر انجمن ۹/۱۴
صوبیدار مرزا محمد خان صاحب دارالرحمت حال بغداد و عراق ۲۷۲/۸
والد مرحوم والدہ مرحومہ خسر مرحوم و بچگان ۸/۱۱ ۸/۱۱ ۸/۱۱ ۸/۱۱ — ۳۰۷/۱۱
نواب بی بی اہلیہ خواجہ محمد شریف صاحب ۱۱/۴
بیگم جی اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب مصری مرحوم ۷/۱۴
" منجانب حضرت " " ۱۳/۴ — ۲۰/۲
رشیدہ بنت عبدالغنی اہلیہ و منجانب والد مرحوم -/۲۸
" " " والدہ غلام فاطمہ مرحومہ و محمودہ بیگم ۲۸/۴ -/۱۳ -/۱۵
دفتر دوم نصیر احمد ابن منشی سبحان علی صاحب -/۶
مائی بخشی صاحبہ مرحومہ مع بنات -/۵
عبدالباسط صاحب شاھد ۶/۸
خان ہدایت اللہ خاں صاحب -/۳۰

محلہ دارالرحمت غربی

وعدہ اول -/۸۰۳ دوم -/۳۲۸
وصولی -/۶۲۰ -/۶۶
مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری ۶۹/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " ۶/۴
حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی -/۱۲۵
اہلیہ و بچگان " " " -/۹۰ -/۱۵ -/۷۵
حکیم نیاز محمد صاحب معالج چشم -/۲۴
پروفیسر بشارت الرحمان صاحب کالج -/۱۲۶
اہلیہ صاحبہ خاندان -/۱ -/۵ — ۱۳۲
مرزا عبدالمجید صاحب پنشنر ۵۰۵۰۶ ۴۶/۴
چوہدری فضل الدین صاحب فضل شاپ -/۱۷

محلہ دارالصدر شرقی

محمد رفیع صاحب گول بازار -/۱۰
لفٹنٹ بشارت احمد صاحب پسر رسول بخش صاحب -/۴

محلہ دارالصدر غربی

وعدہ اول -/۱۳۶۰ دوم -/۲۱۵
وصولی -/۵۳۳ -/۱۵
دفتر اول ڈاکٹر محمد رمضان صاحب معہ اہل و عیال -/۵۰
حشمت بی بی ہمشیرہ مرحومہ و دیگر متوفی رشتہ داران ۵/-
امام بی بی صاحبہ والدہ جھنڈا خانصاحب والد -/۲۰
محمد اسماعیل صاحب محمد ابراہیم صاحب مرحوم و اہلیہ -/۲۰ -/۱۰ -/۵ -/۵
اہلیہ صاحبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۱۱/۸
مولوی احمد علی صاحب اسلم ۶/۸
چوہدری اللہ بخش صاحب زراعت ماسٹر -/۳۴
میاں محمد شریف صاحب معہ والد مرحوم -/۳۶ -/۳۱ -/۵
نصیر احمد صاحب، دفتر دوم -/۵

محلہ دارالصدر (ج)

وعدہ اول -/۷۶۱ دوم -/۳۶۸
وصولی -/۲۹۸ ۱۰۶/۱۴
محلہ دارالنصر

کل وعدہ اول ۸۹۱/۴ دوم -/۲۲۳
وصولی ۳۰۳/۱۱ -/۱۱۷
چوہدری عبدالمجید خانصاحب -/۲۵
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب -/۱۳

چوہدری علی اکبر صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مدارس ۷۰/۱۲
منجانب نبی کریم صلعم - مسیح موعودؑ - خلیفۃ المسیح الثانی ۲۷/۴ -/۲۵ ۲۷/۲ ۲۷/۲
والد مرحوم والدہ مرحومہ ۲۴/۸ ۱۲/۴ ۱۲/۴
اہلیہ مرحومہ اہلیہ موجودہ ۲۰/۸ ۱۰/۴ ۱۰/۴ — ۱۹۴
دوم اہلیہ عبداللطیف صاحب کاتب ۵/۴
چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ -/۵
محمد بوٹا صاحب ٹانگے والا -/۱۱
محمد سعید و عبدالباسط صاحبان ۵/۴
مرزا محمد الیاس صاحب ۵/۲

محلہ دارالبرکات

وعدہ اول ۲۶۵/ دوم -/۱۴۰
وصولی -/۵۰ ۱۵/۲
مرزا عبدالعزیز صاحب -/۵
خلیل احمد صاحب ۱۰/۲

محلہ دارالیمن

وعدہ اول ۱۳۱/۷ دوم ۲۶۹
وصولی ۸/۱۲ ۵/۲
مستری راج ولی صاحب ۵/۲

لجنہ اماء اللہ ربوہ

وعدہ اول -/۶۵۰ دوم -/۱۶۳۸
وصولی ۱۸۹/۲ -/۵۱۲
اول محترمہ حسین بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ محمد عبداللہ صاحب -/۳۳
" رحیم بی بی اہلیہ " " -/۳۳
صوفیہ بیگم اہلیہ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی -/۱۲
صوباں بیوہ مستری قطب الدین مرحوم -/۱۲
عزیزۃ الرحمان اہلیہ قاضی عبدالرحمان صاحب -/۱۰
والدہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ۷/۸
سکینہ اہلیہ نور الدین صاحب -/۵
دوم اقبال بیگم اہلیہ چوہدری سردار احمد صاحب -/۱۰
طاہرہ بانو اہلیہ عبدالرحمان صاحب افریقی -/۲۰
گلزار بیگم اہلیہ حکیم ابراہیم صاحب -/۵
امۃ القیوم دختر چوہدری علی محمد صاحب ۵/۳
امۃ اللہ بیگم عرف لال پری اہلیہ نذیر احمد صاحب -/۵
عائشہ صدیقہ اہلیہ شیخ محمد ذاکر صاحب -/۱۰
محمودہ ثروت رشید ثروت جمیلہ نزہت دختران " -/۲۵
لیقہ گلشن - نصرت بنت محمد ذاکر صاحب -/۵
امۃ الرشید صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب ۷/۳
اصغری خاتون اہلیہ بشیر الدین صاحب -/۵
فاطمہ اہلیہ محمد حفیظ صاحب ۵/۲
بھاگ بھری اہلیہ خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ ۵/۲
زبیدہ بیگم صاحبہ معہ خاوند نصیر احمد صاحب -/۱۲
خورشید بیگم صاحبہ -/۶
سعیدہ بیگم اہلیہ چوہدری شبیر احمد صاحب -/۵
بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب -/۵
امۃ القیوم اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ۳۰/۱۰
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۵/۶
امۃ الحفیظ اہلیہ سلطان احمد صاحب ۷/۱۰
بیگم مولوی نور الحق صاحب مبلغ امریکہ -/۱۴
بشریٰ بیگم اہلیہ سید اسلام صاحب ۵/۲

امۃ الکریم اہلیہ محمد حسن صاحب درانی -/۲۲
عائشہ صدیقہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب انوری -/۵
محمودہ شوکت صاحبہ ۱۰/۸
امۃ الحفیظ اہلیہ خلیفہ صلاح الدین صاحب -/۱۱
زینب بیگم مولوی عبدالواحد صاحب ۵/۴
اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ راج ولی صاحب ۵/۱
نصرت جہان بیگم اہلیہ ملک سعادت احمد صاحب ۶/۸

مگھیانہ ضلع جھنگ

وعدہ اول -/۱۳۱۱ دفتر دوم ۳۴/۱۱
کل وصولی ۳۳/۹ -/۵۳۲
چوہدری عبدالشکور صاحب -/۸
میاں محمد شریف صاحب ۱۲۷/۸
سلامت بی بی اہلیہ صاحب " " -/۱۰
کریم احمد لئیق احمد صاحب پسران " -/۹ — ۱۴۶/۸
میاں رفیق احمد صاحب ۱۲۷/۸
جنت بی بی صاحبہ اہلیہ و بچگان -/۱۰ -/۶ — ۱۴۳/۸
زینب بی بی اہلیہ میاں عبدالرحیم صاحب -/۹
حمیدہ بیگم دختر احمد الدین صاحب ۵/۹
سلامت بی بی اہلیہ عبدالستار صاحب ۵/۱
رحمت بی بی اہلیہ میاں علی محمد صاحب ۵/۴ — ۱۵/۱۴
مختار بی بی دختر علی محمد صاحب -/۵
جمیلہ بی بی دختر " " " ۵/۱
عبدالستار صاحب ولد علی محمد صاحب ۵/۹
چوہدری عبدالغفور صاحب اکونٹنٹ ایکسائز -/۱۰ — ۲۶/۱۰

جھنگ شہر

وعدہ دفتر اول ۲۴۴/۲ دفتر دوم -/۱۸
وصولی x ۶/۴

احمد نگر

وعدہ دفتر اول ۱۴۱/۵ دفتر دوم -/۳۸۰
وصولی -/۳ ۴۰/۵
محمد عیسٰی صاحب ظفر ۵/۱۲
سلیمہ زوجہ منشی عبدالخالق صاحب ۵/۲
مبارکہ بیگم اہلیہ ممتاز علی صاحب ۵/۴
رمضان بی بی زوجہ ناظر الدین صاحب ۵/۹
فاطمہ صاحبہ اہلیہ امجد صاحب -/۵

چنیوٹ

وعدہ دفتر اول ۲۵۵/ دفتر دوم ۵/۱۱
وصولی -/۱۷۲ ۳۱۱/۶
اوّل حاجی تاج محمود صاحب ۳۵/۸
چوہدری عبدالسلام صاحب زرگر ۲۹/۱۳
اہلیہ صاحبہ و بچگان -/۱۳ ۷/۳ ۲۰/۳
شیخ سبحان علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۶/۱۰ ۶/۲ ۱۲/۱۲
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالصمد صاحب ۶/۱
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالکریم صاحب ۵/۱۳
خورشید بیگم اہلیہ شیخ محمد انور صاحب ۲۶/۶
سعیدہ اختر اہلیہ شیخ صفدر علی صاحب -/۵
اقبال بیگم صاحبہ -/۵
علی محمد خانصاحب و اہلیہ صاحبہ ۵/۱۰
و بچگان چک ۹۷ ۵/۴ — ۱۲/۱۴

محمد یوسف خانصاحب اہلیہ و بچگان ۱۱/۸
چوہدری غلام قادر صاحب چک ۳۵ معہ اہلیہ صاحبہ ۱۶/۴
عبدالرحیم صاحب ڈاور ضلع جھنگ -/۵
شہباز صاحب عبدالرحیم صاحب -/۵ -/۵
بشیر احمد صاحب ناصر احمد صاحب -/۵ -/۵ — -/۲۵
میاں ظہور احمد صاحب کوٹ قاضی -/۲۵
میاں غلام نبی صاحب -/۲۵

سیالکوٹ شہر

وعدہ دفتر اول -/۳۳۱۰ دفتر دوم -/۲۵۹۹
وصولی ۱۱۲۶/۱۱ ۱۲۳۵/۱۰
بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر و اہلیہ صاحبہ -/۱۷ -/۷ -/۲۴
ایم محمد حسین صاحب دھرم سالہ کلاتھ مرچنٹ -/۶۱
خواجہ اللہ دتہ صاحب بڈھی بازار -/۴۶
غلام محمد صاحب صراف بیگوالیہ -/۴۷
محمد رمضان صاحب صراف و اہلیہ صاحبہ -/۱۷ -/۴۸ -/۶۵
فہمیدہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس -/۷۵
صوفی حاکم الدین صاحب ۱۰/۸
میاں اللہ دتہ صاحب نقیب معہ اہلیہ ۱۰/۱۵
صوفی محمد الدین صاحب شہاب پورہ -/۵
حاجی محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار و اہلیہ صاحبہ -/۲۹۰ -/۲۰ -/۳۱۰
رشید احمد صاحب ٹرنک ساز ۲۲/۸
مستری رشید احمد صاحب بجلی گھر -/۶۴
بابو فضل الٰہی صاحب ۶/۱۲
مرزا غلام نبی صاحب پورن نگر -/۶
ماسٹر خیر الدین صاحب مع اہل و عیال -/۲۵
خواجہ نظام الدین صاحب معہ اہلیہ ۱۱/۱۲
اہلیہ حکیم سید پیر احمد صاحب -/۳۰
قمر النساء بیگم اہلیہ کیپٹن محمد رفیق صاحب ۲۱/۶
محمد احمد صاحب قمر سنوری سیکرٹری تحریک اہلیہ صاحبہ -/۲۶ -/۶ -/۳۲
ڈاکٹر محمد احسان صاحب اہلیہ صاحبہ و والدہ صاحبہ -/۹ ۵/۸ ۵/۸
محمد الطاف پسر رشید بیگم دختر محمد ارشد پوتا ۵/۸ ۵/۷ ۲/۱۱ — ۳۳/۱۱
مختار احمد صاحب ولد اللہ رکھا صاحب ۵/۸
محمد منیر و اہلیہ صاحبہ محمد لطیف خانصاحب واٹر ورکس ۶/۲
سید مبارک احمد صاحب ولد حکیم پیر احمد صاحب -/۲۷
امۃ الرحیم اہلیہ سید مبارک احمد صاحب ۵/۵
سید شفیق صاحب پسر و سیدہ شمیم اختر سیدہ زبیدہ ۶/۴ ۶/۱ ۶/۱
والدین مرحوم نانا و نانی صاحبہ مرحومین ۱۱/۲ ۱۱/۲
اہلیہ صاحبہ مرحومہ ۵/۹
سیدہ وزیر احمد صاحب مرحوم سید عبدالکریم ۵/۴ ۵/۴
ممتاز بیگم صاحبہ مرحومہ ۵/۱
منشی امام الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۵/۳
دادا و دادی صاحبہ و خالہ صاحبہ ۵/۳ ۵/۴ ۵/۱ — ۱۴۴/۱۱
بابو بشیر محمد صاحب بنگے والے ۶/۱
خواجہ عبداللہ صاحب ولد میراں بخش صاحب -/۳۸
خواجہ مشتاق احمد صاحب اہلیہ صاحبہ ۳۹/۸ ۱۲/۸ -/۵۲
اعجاز احمد صاحب اہلیہ صاحبہ ۱۱/۱ ۵/۸ ۱۶/۸
اہلیہ صاحبہ سید محمد صدیق صاحب ہاشمی -/۹
چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ واٹر ورکس -/۴۰
اہلیہ صاحبہ و بچگان -/۱۰ — -/۵۰

عبدالمنان والد عبدالحمید صاحب حلقہ جامع مسجد ۸/۸
عبدالماجد صاحب عبدالسلام صاحب ۵/۱۲ }
عبدالحلیم عبدالشکور عبدالحمید صاحبان ۵/۱۰ } ۱۱/۶
مستری محمد قاسم صاحب " ۱۲/-
نصیر احمد صاحب ناصر " ۲۳/-
شیخ محمد ذاکر صاحب عبداللہ صاحب گٹ میکر ۱۲/۶
میاں جمال الدین صاحب نان فروش ۵/۸ }
طاہرہ حبیبہ دختر مرزا الطاف الرحمٰن صاحب ۵/- } ۱۵/۸
عبدالمومن پسر عبدالماجد صاحب ۵/- }
اقبال بیگم اہلیہ و بچگان نذیر احمد صاحب حلقہ دارالشکر یعقوب ۱۴/- }
منجانب حضرت رسول کریم و مسیح موعود علیہ السلام ۵/- } ۱۹/-
مہر محمد الدین ولد دوڑا صاحب حلقہ یعقوب ۷/-
عبدالغنی صاحب مع بچگان " ۱۶/۶
ملک محمد خان صاحب نک ڈبلہ " ۸۱/-
مستری بشیر احمد صاحب ۵/۲
آمنہ بیگم اہلیہ میاں شمس الدین صاحب مسجد مبارک ۵/۲
اللہ دتہ صاحب کریانہ فروش ۸/-
حکیم محمد سلیم صاحب ۱۵/- و بچگان ۵/- } ۲۰/-
محمد اشفاق صاحب گوندل ۵۰/-
عبداللہ قریشی ولد مہر الٰہی صاحب ۷/- و اہلیہ بالعبہ بیگم صاحبہ ۵/۵ } ۱۲/۵
محمد حفیظ ولد میاں تاج الدین صاحب ۱۱/-
خواجہ محمد عیسیٰ صاحب ۲۵/-
مبارک احمد صاحب برتن فروش ۸/-
شیخ محمد ابراہیم صاحب معہ بچگان ۱۴/۸
اہلیہ صاحبہ ناصر احمد صاحب پال ۱۴/-
خورشید احمد صاحب قریشی ۵/-
میاں عبدالحی ولد غلام محمد صاحب صراف ۲۰/-
بشیر احمد صاحب قلعی گر ۵/۱۰
محمد شفیع صاحب صراف ۲۶/- و اہلیہ صاحبہ ۸/- ۳۴/-
خواجہ مستری مسعود احمد صاحب ۱۳/-
اہلیہ صاحبہ مرحوم خواجہ اللہ دتہ صاحب ۷/۸ ۲۱/۲
مرزا عبدالحمید صاحب ۱۰/- }
والدہ سید انور حسین صاحب ۸/- } ۲۳/۴
صغریٰ بیگم صاحبہ ۵/۴ }
ملک ابو سعید صاحب ۱۵/-
بچگان صوفی محمد عبداللہ صاحب ۵/۷ }
چوہدری عطاء اللہ صاحب ساکن اڈہ ۵/- } ۱۰/۷
غلام نبی صاحب ہیڈ کنسٹیبل ۱۰/-
مصدق احمد صاحب حمزہ غوث معہ بیگم صاحبہ ۱۰۰/-

سیالکوٹ چھاؤنی

وعدہ اول ۱۳۳/۱۰ دوم ۷۹۶/- = ۹۲۹/۱۰
وصول ۱۱۱/۸
ملک بشیر احمد صاحب ۵۲/۸ و اہلیہ صاحبہ ۱۵/- ۶۷/۸

بہلول پور

وعدہ دفتر اول ۷۴۲/- دوم ۶۲/۲ = ۸۰۴/۲
وصولی × ۱۵/۱۲
سلمہ امۃ المجیب صاحبہ ۱۵/۱۲

بدو ملہی

وعدہ دفتر اول ۵۱۰/۶ دوم ۴۶۷/۱۰ = ۹۷۸
وصولی ۱۶۷/۴ ۱۴۹/۹ = ۳۱۶/۱۳

اول صوفی محمد الدین صاحب ۱۳/۵
خواجہ غلام مصطفےٰ بٹ ۲۳/-
دوم چوہدری حیات محمد صاحب ۵/-
ڈاکٹر مرزا محمد یوسف صاحب ۱۰/۳
عزیز الدین صاحب ۶/-
محمد الدین صاحب کشمیری ۵/۸
عبدالسلام صاحب ناصر و اہلیہ صاحبہ ۴۷/۲
محمد حنیف صاحب بٹ ۵/-

بکھو بھٹی

وعدہ دفتر اول ۵۷/- دوم ۱۰۸/۸ = ۱۶۵/۸
وصولی × × ×

بھاگووال

وعدہ دفتر اول ۱۲۴/۴ دوم ۱۱۰/-
وصولی بلا تفصیل ۳۰/- ۵۱/۱ بلا تفصیل
اسم وار تفصیل نہیں ملی۔ منی آرڈر یا بیمہ کے ساتھ ہی تفصیل ارسال کرنا ضروری ہے اس لئے نام نہیں دیئے جا سکے۔

چہور

وعدہ دفتر اول ۴۴۳/- دوم ۱۴۱/۱۲ = ۵۸۴/۱۲
وصولی ۴۱۰/- ۸۷/۴ = ۴۹۷/۴
جماعت کی وصولی بصد شکریہ ہے ضلع کی زمیندار جماعتوں میں خصوصاً دفتر دوم میں خاص توجہ فرمادیں جیساکہ جماعت چہور نے عملاً کیا ہے۔
چوہدری قائم الدین صاحب دفتر اول ۲۵/-
روشن الدین صاحب برادر قائم الدین صاحب ۷/-
چوہدری پیر محمد صاحب ۵/۶

چونڈہ

وعدہ دفتر اول ۹۷/۴ دوم ۳۱۸/۱۵ = ۴۱۶/۳
وصولی ۲۷/- ۱/۴ = ۲۸/۴
چوہدری غلام حضور صاحب دفتر اول ۱۲/-

دانہ زیدکا

وعدہ دفتر اول ۳۳/۵ دوم ۴۵۴/۲ = ۴۸۷/۷
وصولی ۶/۷ ۴۲/۶ = ۴۸/۱۳
نواب بی بی صاحبہ والدہ ماسٹر نصر اللہ خان صاحب ۵/۴
بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ و بچگان ۱۲/۴
محمد علی صاحب ۵/۱ والد اللہ دتہ صاحب ۱/۳ ۶/-
میاں اللہ دتہ صاحب ۸/۱
میر غلام علی صاحب ۵/-

کھٹروہ

وعدہ اول ۳۶/۲ دوم ۴۰/۴
وصول × ۳۲/۱۲
دوم چوہدری عبدالرشید ۵/- محمد سلیم صاحبان ۵/۴ } ۱۰/۴
مسمات حسین بی بی و سردار بی بی اہلیہ عبدالعزیز صاحب ۷/-
سردار خاں صاحب ۱۰/۸

ڈسکہ

وعدہ اول ۵۰۲/- دوم ۷۰۹/-
وصولی ۲۲۰/- ۱۴/- ۲
نذیر احمد صاحب ناصر ۱۱۰/-
ملک غلام نبی صاحب ۱۵/-

چوہدری احمد محمود و نصر اللہ خان صاحب ۵۰/-
بشیر احمد صاحب صراف معہ بچگان ۵۰/-
محمد شفیع صاحب درزی ۶/-

سمبڑیال

وعدہ اول ۲۲۹/- دوم ۲۵۰/۸
وصولی ۲۲۹/- ۱۷۸/۲
اول خواجہ محمد امین صاحب ۵۵/-
ملک سراج الدین صاحب ۵۵/-
میاں احمد الدین صاحب زرگر ۱۱/- معہ اہلیہ غلام فاطمہ ۱۶/۸ ۲۷/۸
میاں خوشی محمد صاحب ملکھانوالہ ۱۷/-
سید بیگم اہلیہ ملک فیروز الدین ساہیوال ۵۲/-
بچگان امام الدین صاحب ۱۰/۸
بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ بچگان ملک جلال الدین صاحب ۱۳/- ۲۶/-
غلام فاطمہ ۱۳/- والدہ محمود احمد صاحب ۵/۱۲
نسیم اختر اہلیہ ملک امام الدین صاحب ۵/۴
فضیلت بیگم اہلیہ ملک سراج الدین صاحب ۷/-
سردار اختر و انیس اختر اہلیہ عنایت اللہ و منیر احمد صاحبان ۷/-
راج بی بی صاحبہ ۸/-
بچگان عنایت اللہ و منیر احمد صاحبان ۷/-
سکینہ بیگم اہلیہ ملک ظہور احمد صاحب ۵/۱
عزیزہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد امین صاحب ۱۶/-
اقبال بیگم اہلیہ خواجہ محمد امین صاحب ۵/۱۲
نذیرہ بانو صاحبہ اہلیہ " " ۵/۱۲
فتح بی بی صاحبہ والدہ " " ۵/۱۰
بچگان " " ۵/۱۰
میاں نواب الدین صاحب زرگر ۵/۱

رائے پور قادر آباد

وعدہ دفتر اول ۳۸۱/۸ دوم ۱۹۴/-
وصولی ۲۷۱/- ۵۱/۶
چوہدری ظفر احمد صاحب ۶۴/- اہلیہ صاحبہ ۵۶/- والدہ صاحبہ ۶۶/- ۱۸۶/-
چوہدری حسین احمد صاحب پریذیڈنٹ ۴۲/-
والدین " " " ۱۳/-
غلام نبی صاحب ۱۲/- والدہ صاحبہ ۶/- اہلیہ بچگان ۱۳/- ۳۱/-

قلعہ صوبہ سنگھ

وعدہ اول ۱۸۹/۸ دفتر دوم ۷۲۹/-
وصولی ۶۵/- ۱۰۰/-

مالوکے بھگت

وعدہ اول ۷۹/۸ دوم ۱۹۲/۴
وصولی × ×

کلاس والا

وعدہ اول ۱۲۴/- دوم ۲۷۷/۵
وصولی ۵۰/- بلا تفصیل ۸۹/۱۴ + ۵۵/۴ بلا تفصیل
چوہدری صدر دین صاحب نمبردار ۶/۴
محمود احمد صاحب پسر ۶/۴
والدہ محمود احمد ۶/۴ بچگان صدر دین صاحب ۶/۴ ۱۲/۸
بچگان چوہدری محمد صادق صاحب ۶/۲
مستری محمد ابراہیم صاحب ۱۴/۸
چوہدری عبدالحق صاحب ۶/۲
محمد صادق پسر و والدہ محمد صادق صاحب ۱۲/۴

عبدالرحیم صاحب و اہل عیال عبدالرحیم صاحب ۱۲/۱
اقبال بیگم دختر چوہدری صدر دین صاحب ۵/-
چوہدری محمد صدیق ولد عبدالحق صاحب ۵/۸
احمد دین صاحب زرگر ۶/۱

گھٹیالیاں

وعدہ اول ۶۰/۲ دوم ۶۰۴/۴
وصولی ۴۲/۶ ۹۱/-
چوہدری غلام حیدر صاحب بی اے بی ٹی ۳۴/۴
بشیر احمد و نذیر احمد صاحبان ۵/-
چوہدری محمد احمد صاحب یحییٰ ایف اے سی ٹی ۵/۸
محمد اسماعیل صاحب طالب علم ۵/-

عزیز پور ڈگری

وعدہ اول ۲۰۵/- دوم ۱۴۱/-
وصولی ۶/۶ ۱۰/۵ اگست وعدہ تین ماہ سے کوئی رقم نہیں ملی۔

نارووال

وعدہ اول ۱۷/۱۱ دوم ۱۱۲/-
وصولی ۱۲/- ۳۳/۸
مولوی عبداللہ صاحب دفتر اول ۱۲/-
عنایت اللہ صاحب بنی اسرائیل ۵/۴
مستری لال دین صاحب ۵/-
میاں ثناء اللہ صاحب ۶/۴
محترمہ اللہ رکھی صاحبہ ۶/۴
نور احمد صاحب پٹواری ۵/۱۲
محمد ابراہیم صاحب ۵/-

کھیوہ باجوہ

وعدہ اول ۹۷/- دوم ۲۱۱/۵
وصولی ۱۷/- ۷۹/۱۲
ریاض احمد صاحب اختر ۵/۴
چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ معہ اہلیہ صاحبہ و بچگان ۴۱/۱۰
رشیدہ بیگم دختر احمد دین صاحب ۵/۲
چوہدری احمد الدین صاحب ۱۰/۴
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ " " ۵/۴

بن باجوہ

وعدہ اول ۲۸/۵ دوم ۵۴/۱
وصولی × ×

مانگا چانگریاں

وعدہ اول ۶۰/۲ ۲۰۲/۷
وصولی × ۶۳/- بلا تفصیل

ظفروال

وعدہ اول ۱۳۸/۱۰ دوم ۲۱۲/۴
کل وصولی × ۱۲/۴
منشی خاں صاحب ۶/-
میر محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۵/۴

مہدی پور

وعدہ اول ۷۰/۲ دوم ۵۹/۵
وصولی × ۵/-
عبدالسمیع صاحب ابن منشی ثناء اللہ صاحب ۵/-

دولت پور

وعدہ اول -/۱۶۴ دفتر دوم ۸۳/۱۱
وصولی -/۱۳۰ -/۳۱
اداش شریفہ بیگم صاحبہ ساکن تلونڈی عنایت خاں -/۱۳۰

سلیم پور

وعدہ اول -/۱۷ دوم ۸۴/۴
وصولی × ۳۷/۴
محمد اکبر صاحب دفتر دوم ۱۵/۱۲

رلیوکے

وعدہ اول -/۱۴۳ دوم ۴۰۲/۹
وصولی × ۱۳/۱۲
تین ماہ سے کوئی وصولی نہیں ہوئی

راؤکے

وعدہ اول -/۲۵ تین ماہ سے کوئی وصولی نہیں ہوئی

چندرکے منگوگے

وعدہ اول -/۱۶۷ دفتر دوم ۹۳/۱
کل وصولی × ۷/۱۰
تین ماہ سے کوئی وصولی نہیں ہوئی

گھنوکے ججہ

وعدہ اول ۳۷/۷ دوم ۱۴۵/۱۲
وصولی × ×

بھوپال والا

وعدہ دفتر اول ۱۲۸/۵ دوم ۶۸/۱۲
وصولی × ۸۴/۱۰
قریشی محمد حسین صاحب ۵/۵ اہلیہ صاحبہ شریفہ بی بی ۱۴/۱۲ ۲۰/۱
قریشی منظور احمد صاحب ۵/۱۴ امۃ الحی صاحبہ بیگم ۲۰/۱۰ ۲۵/۱۴
قریشی نصیر احمد صاحب ۲۰/۱۲

ڈنڈپور کھرولیاں

وعدہ اول ۳۳/۴ دوم ۱۰۲/۱۳
وصولی × ×

میانوالی خانوالی

وعدہ اول ۴۲/۲ دفتر دوم ۸۱/۱۳
وصولی × ×

درگا لوالی

وعدہ کل اول -/۳۶ دوم ۴۵/۱۲
وصولی × ×

کھرپہ منڈکے بیریاں

وعدہ دفتر اول ۴۳/۱۱ دوم ۱۳۶/۱۳
وصولی -/۲۰ ۳۹/۱۰
چوہدری احمد دین صاحب -/۵
چوہدری محمد حسین صاحب منجانب رسول کریم صلعم -/۵

عینو والی

وعدہ اول -/۲۵ دوم ۴۵/۱۲
وصولی ۵/۲ ۱۲/۱۰
چوہدری دین محمد صاحب دفتر اول ۵/۲
اہلیہ صاحبہ ״ ״ ״ دوم ۵/۲
چوہدری محمد شریف صاحب ״ ۷/۸

پیرو چک

وعدہ اول ۴۵/۸ دوم ۱۶۷/۴
وصولی نہیں ہوئی × ×

ڈگری گھمناں

وعدہ دفتر دوم -/۱۲۵ وصولی ۵/۳

ڈیریانوالہ

وعدہ دفتر دوم ۱۱۷/۲ وصولی نہیں ہوئی

ملیانوالہ

وعدہ دفتر دوم ۱۴۶/۹ وصولی -/۴۸
رشید احمد صاحب ۷/۸ نور محمد صاحب -/۵ ۱۲/۸
چوہدری غلام حسن و غلام فرید صاحبان ۱۳/۸
محمودہ بیگم صاحبہ -/۵

موسے والا

وعدہ دفتر دوم ۱۹۱/۴ وصولی -/۳۲
احمد بخش صاحب مرحوم از حسن محمد صاحب -/۱۱
حسن محمد صاحب معہ خاندان -/۱۱ } -/۲۷
مبارک احمد صاحب -/۵

پسرور

وعدہ دوم ۷۰۹/۱۰ وصولی کل -/۱۶۱
میر مبارک احمد ولد میر محمد ابراہیم صاحب از
جمیلہ پروین دختر ״ ״ ״ -/۱۵
امۃ السلام ״ ״ ״ ״ -/۵
محمد مبشر احمد صاحب ״ ״ ״ -/۵
رابعہ طاہرہ دختر ״ ״ ״ -/۵ } -/۴۵
بشریٰ شاہدہ -/۵ ״ ״
مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ ״ ״ -/۵
منجانب والدین مرحوم -/۵
محمد رفیق صاحب از والدہ مرحومہ -/۱۵

پنڈی بھاگو

وعدہ دفتر دوم ۲۸۳/۱۳ وصولی ۱۳۲/۱۰
محمد شہباز خاں صاحب ۱۰/۱۴ میاں دین صاحب ۱۱/۲ ۲۱/۱۴
چوہدری محمد شریف ۶/۱ مہر غلام نبی صاحبان ۷/۸ ۱۳/۸
رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ ۶/۲
غلام رسول صاحب ۵/۲ اہلیہ صاحبہ ۶/۲ ۱۱/۴
بشیر احمد صاحب ۶/۱ و دختر ۱۲ ۶/۱۲
چوہدری لال الدین صاحب ۶/۲
سراج الدین صاحب ۶/۲ محمد حیات صاحب ۵/۴ ۱۱/۶

کوٹ کرم بخش

وعدہ دوم -/۱۶۰ وصول ×

گہکل و گلوٹیاں کلاں

وعدہ دفتر دوم ۵۲/۸ وصول ۱۰/۷

لوہان

وعدہ دوم ۶۵/۵ وصولی ×

کوٹ آغا

وعدہ دفتر دوم ۸۶/۱۲ وصولی ×

کوٹ پڈا گھمن گریاں

وعدہ دوم ۴۸/۱ وصولی ×

جماعت احمدیہ جاکے ڈھینڈسہ

وعدہ دوم ۳۲/۱۰ وصولی ۱۰/۸
چوہدری محمد علی صاحب ۵/۸
محمد ظریف صاحب معہ والدہ صاحبہ -/۵

بھوڈی ملیاں

وعدہ دوم ۳۲/۵ وصولی ×

جاملکے چیمہ

وعدہ دفتر دوم ۵۷/۱۲ وصولی -/۱۸
تین ماہ سے کوئی وصولی نہیں ہوئی

لبے ککھانوالی

وعدہ دفتر اول ۴۲/۲ دوم -/۶۴
وصولی ۱۶/۸ -/۳۳
مولوی اللہ رکھا صاحب ۵/۸ میاں محمد صادق صاحب ۵/۸ } ۱۶/۸
مولوی ثناء اللہ صاحب ۵/۸
مولوی اللہ بخش صاحب ۵/۸ منجانب والد ثناء اللہ صاحب
آمنہ بی بی صاحبہ ۵/۸ والدہ رکھی صاحبہ ۵/۸ اہلیہ اللہ رکھا صاحب } ۱۶/۸
منجانب والدہ ثناء اللہ صاحب ۵/۸
عائشہ بیگم صاحبہ ککھانوالی ۵/۸ } ۱۶/۸
سعید احمد صاحب ״ ۵/۸

چھبرمنڈا

وعدہ دوم ۴۷/۱۰ وصولی -/۱۰
عبدالکریم صاحب ولد امام الدین صاحب -/۵ } -/۱۰
نور احمد صاحب نوکریاں -/۵

صابو بھرٹ بار

وعدہ دوم ۶۴/۳ وصولی ×

ویروالا وسنکے

وعدہ دفتر دوم -/۱۸ وصولی ×

گدو پنڈی

وعدہ دفتر دوم -/۱۸ وصولی ×

مرل

وعدہ کل دوم ۲۶/۲ وصولی ×

کالیکے ناگرے

وعدہ دوم ۱۰۳/۸ وصولی ۵/۲
اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب بٹ ۵/۲

ملہوکے

وعدہ دفتر دوم ۶۳/۴ وصولی ×

بھرتھانوالہ

وعدہ دفتر دوم -/۲۶۳ وصولی -/۵
چوہدری لال الدین صاحب -/۵

کوٹلی ہرنرائن

وعدہ دفتر اول ۹/۴ دوم ۱۰۴/۳
وصولی ۹/۴ -/۱۱
قریشی نور حسن صاحب ۶/۱ واہل وعیال ۹/۴ ۱۵/۴

چوہدری چانڈ

وعدہ دفتر دوم ۱۱۸/۸ وصولی ×

تھرسکہ

وعدہ دفتر دوم ۸۹/۸ وصولی -/۲۴

تلونڈی بھنڈراں

وعدہ کل دفتر دوم ۸۰/۸ وصولی -/۴۹
غلام رسول ولد عطا محمد صاحب -/۱۳
غلام حسین ولد ״ ״ -/۹
روشن الدین صاحب ״ ״ -/۱۱
غلام علی صاحب ولد عطا محمد صاحب -/۹
غلام احمد ولد علی احمد صاحب -/۷

مانگا

وعدہ دفتر دوم ۷۲/۴ وصولی ×

اونچا ججہ

وعدہ دفتر دوم -/۴۰ وصول ×

شہزادہ

کل وعدہ ۱۶/۳ وصولی ×

بھڈال

وعدہ دوم ۴۱/۹ وصولی ۵/۲
بشیر احمد صاحب کاتب ۵/۲

کنجروڑ

وعدہ دوم ۴۱/۴ وصولی ×

گوہدپور

وعدہ دفتر دوم ۱۰۲/۱۲ وصولی ۱۲/۸
سید محبوب علی شاہ صاحب دفتر اول ۱۸/۸
رقیہ بیگم اہلیہ سید محبوب علی شاہ صاحب دوم ۷/۸

مالوکے ننگلے

وعدہ دفتر دوم ۳۰/۸ وصولی ۱۰/۴
تین ماہ سے کوئی چندہ وصول نہیں ہوا

ننگل اندھیروالا

کل وعدہ دفتر دوم ۲۶/۱۳ وصولی ×

احمد آباد

وعدہ دوم ۹۴/۸ وصول ۳۱/۱۵
سردار احمد صاحب ۵/۹ و راج بی بی صاحبہ اہلیہ و بچگان ۲۱/۱ } ۳۱/۱۵
مقصود احمد صاحب بچہ ۵/۵

ادرا بھاگو بھٹی

وعدہ دوم ۳۶/۱۳ وصولی ۲۰/۷ اسم وار تفصیل ارسال فرمائیں
محمد اشرف صاحب -/۵

چوک پور

وعدہ دوم -/۲۰ وصولی ×

دھرگ

وعدہ دوم -/۱۵ وصولی ×

میانہ

وعدہ دوم -/۳۵ وصولی ×

ڈچپی

وعدہ دفتر دوم ۳۸/۶ وصولی ۶/۴
چوہدری احمد الدین صاحب ۶/۴

ساہوالی

وعدہ دوم ۴۶/۶ وصولی ×

کوردوال

وعدہ دفتر دوم -/۶۳ وصولی ×

براہِ راست افراد ضلع سیالکوٹ

شرف احمد صاحب اگوکی سیالکوٹ -/۱۱
اہل وعیال ״ ״ ״ ״ -/۸
طالب علی ہوشیارپوری ڈیانوالہ ״ ۱۰/۴
چوہدری شاہ نواز صاحب نمبردار دابرڑہ ״ -/۲۵
چوہدری عطا محمد صاحب تلونڈی بھنڈراں -/۳۷
چوہدری نظام الدین صاحب ہیڈ گرائیں -/۱۶۰

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

خاکسار
برکت علی خاں